مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد ۴
شمارہ ۲۰

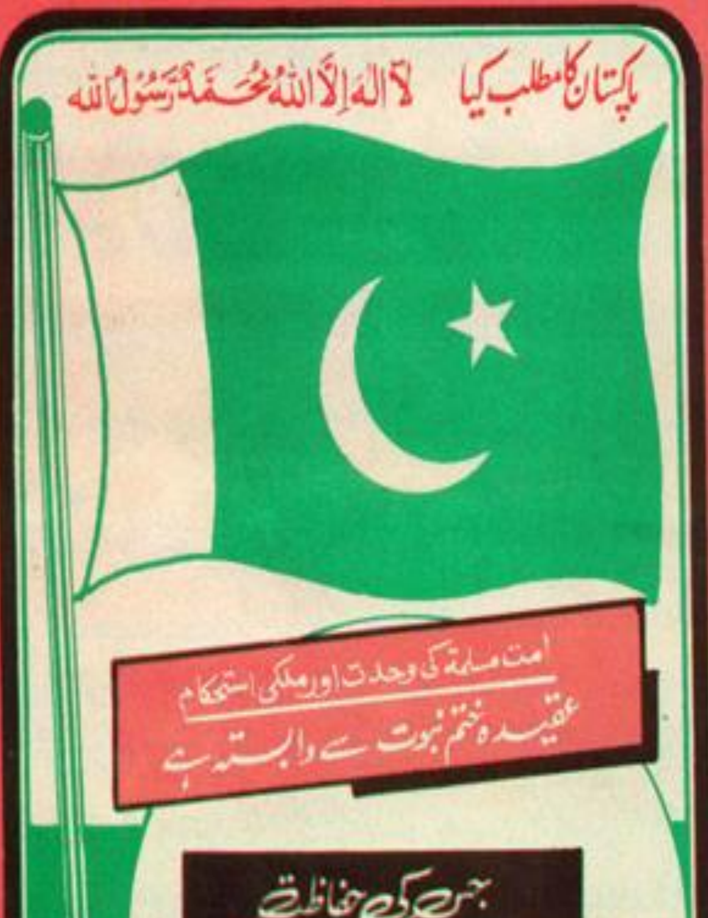

اصغر خاں ۔ تحریک ہے استقلال نہیں

تکمیل دین اور ختم رسالت ﷺ

نورانی تحریریں ایمان افروز واقعات

مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کوشش کون کرتا ہے

اپیل

اکابرین ختم نبوت کی

ہفت روزہ ختم نبوت کی اشاعت میں اضافہ
شمع ختم نبوت کے پروانے اس رسالہ کو گھر گھر پہنچائیں

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری، مجاہد ملت حضرت مولٰنا محمد علی صاحب جالندھری، محدث العصر حضرت مولٰنا محمد یوسف بنوری، مناظر اسلام حضرت مولٰنا لال حسین اختر، فاتح قادیان حضرت مولٰنا محمد حیات کے علاوہ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے ہمارے تمام اکابر کی یہ خواہش اور تمنا تھی کہ "ختم نبوت" کے نام سے کسی رسالہ کا ڈیکلریشن مل جائے۔ کوششیں بھی کی گئی لیکن سابقہ حکومتوں کی مرزائیت نوازی کے سبب ختم نبوت کے نام سے رسالہ کا ڈیکلریشن نہ مل سکا۔ کئی سال پہلے ہمارے مخلص جماعتی ساتھی اور کراچی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب نے پرچے کے ڈیکلریشن کیلئے کوششیں شروع کر دیں۔ انکی مخلصانہ محنت رنگ لائی اور پرچہ کا ڈیکلریشن مل گیا۔ اب پرچہ اپنے تین ۳ سال مکمل کر چکا ہے۔ اور اس وقت چوتھی جلد شروع ہے۔

ہمیں یہ معلوم کر کے بہت زیادہ خوشی ہوئی کہ رسالہ جب سے جدید انداز میں طبع ہونا شروع ہوا ہے اس وقت سے پرچہ کی اشاعت میں دوگنا اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وقت ۵۰ سے زیادہ ملکوں میں ایجنسیوں اور انفرادی خریداری کی شکل میں باقاعدگی کیساتھ پہنچ رہا ہے اور اندرون ملک بھی ۷۰، ۸۰ تک ایجنسیاں قائم ہو چکی ہیں۔ انفرادی طور پر پہنچنے والے رسالوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

ختم نبوت کا نام بہت پیارا اور مقدس نام ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس رسالہ کو بستی بستی اور قریہ قریہ پہنچایا جائے۔ ہم حضرات امیر شریعت، حضرت مولٰنا جالندھری، حضرت بنوری اور شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ ختم نبوت کی اشاعت دوگنی سے کم از کم دس گنا زیادہ ہونی چاہیے وہ اپنے اپنے شہروں اور بستیوں میں ایجنسیاں قائم کریں۔ یا انفرادی طور پر زیادہ سے زیادہ خریدار مہیا کریں تاکہ اکابر ختم نبوت کی آرزوؤں کی تکمیل بھی ہو سکے اور امت مسلمہ قادیانی ٹولہ کی سازشوں سے بھی آگاہ ہوتی رہے۔ ہمیں امید ہے کہ شمع ختم نبوت کے پروانے اس مبارک رسالہ کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے

والسلام

فقیر خان محمد عفی عنہ
مرکزی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

(مفتی اعظم پاکستان)
مفتی ولی حسن
جامعہ اسلامیہ۔ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرت مولانا مفتی
احمد الرحمٰن
مرکزی نائب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

(مولٰنا) عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۲۰
۹ تا ۱۵ صفر المظفر ۱۴۰۶ھ
مطابق
۲۵ تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۵ء

اس شمارے میں

۱- خصائل نبویؐ ۴
۲- اداریہ ۵
۳- ذکر و فکر ۷
۴- زرائی تحریریں ۸
۵- پانچ سوالوں کے جواب ۱۰
۶- سر ظفر اللہ قادیانی کے چند خفیہ پہلو ۱۲
۷- سر ظفر اللہ کی کارکردگی کی چند جھلکیاں ۱۵
۸- یہ انداز مسلمانی ۱۹
۹- تکمیل دین اور ختم رسالتؐ ۲۰
۱۰- مجلس تحفظ ختم نبوت شارع فیصل کی کارگزاری ۲۲
۱۱- مکتوب ڈنمارک ۲۳
۱۲- اخبار ختم نبوت ۲۴

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول
عبدالرحمن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت
محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدلِ اشتراک
سالانہ ۷۰/- روپے — ششماہی ۴۰/- روپے
سہ ماہی ۲۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

رابطۂ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۷۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی	پشاور — نورالحق نور
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ — سید منظور احمد آسی
لاہور — ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان — ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد	کوئٹہ — نذیر تونسوی
سرگودھا — ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ — نذیر بلوچ
ملتان — عطاء الرحمان	کنری — ایم عبدالواحد
بہاول پور — ذبیح فاروقی	سکھر — ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ — حافظ خلیل احمد رانا	ٹنڈو آدم — حماد اللہ عرف ولی اللہ

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اُردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۳۴۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا — آفتاب احمد	ناروے — غلام رسول
ٹرینیڈاڈ — اسمٰعیل ناخدا	افریقہ — محمد زبیر افریقی
برطانیہ — محمد اقبال	ماریشش — ایم اخلاص احمد
اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک — محمد ادریس	بنگلہ دیش — محی الدین خان

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/ اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

خصائل نبوی ﷺ

تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
کا
عفو و درگذر اور حلم و بردباری

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

۵. حدثنا ھرون بن اسحٰق الھمدانی حدثنا عبدۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت ما ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ شیئاً قط الا ان یجاھد فی سبیل اللہ ولا ضرب خادماً ولا امرأۃ۔

۶. حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اللہ جل شانہ کے راستہ میں جہاد کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں مارا۔ نہ کبھی کسی خادم کو نہ کسی عورت (بیوی باندی وغیرہ) کو۔

فائدہ اللہ جل شانہ کے راستہ اور جہاد ہی میں حدود بھی داخل ہیں نیز اس مارنے سے غصہ میں قصداً مارنا مراد ہے اسی کو مارنا عرف میں کہتے ہیں۔ بلا ارادہ یا مزاح میں کبھی لگ جانا جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ اس کے منافی نہیں۔

۷. حدثنا احمد بن عبدۃ الضبی حدثنا فضیل بن عیاض عن منصور عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منتصراً من مظلمۃ ظلمھا قط ما لم ینتھک من محارم اللہ تعالیٰ شیء فاذا انتھک من محارم اللہ تعالیٰ شیء کان من اشدھم فی ذلک غضباً وما خیر بین امرین الا اختار ایسرھما ما لم یکن ماثماً۔

۸. حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی کے ظلم کا بدلہ لیا ہو۔ البتہ اللہ کی حرمتوں میں سے کسی حرمت کا ہتک ہوتا (یعنی مثلاً کسی حرام فعل کا کوئی مرتکب ہوتا۔ شراح حدیث نے لکھا ہے کہ اسی میں آدمیوں کے حقوق بھی داخل ہیں) تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ غصہ والا کوئی شخص نہیں ہوتا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی دو امر میں اختیار دیئے جاتے تھے۔ تو ہمیشہ سہل کو اختیار فرماتے تاوقتیکہ اس میں کسی قسم کی معصیت وغیرہ نہ ہو۔

فائدہ تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جنگ احد میں جب عتبہ نے آپ پر پتھر چلایا اور آپ کا دندان مبارک شہید ہو گیا۔ اور چہرۂ انور خون آلود ہو گیا تو بعض حاضرین نے عرض کیا کہ اس موذی کے لیے بددعا فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ! میری قوم کو ہدایت فرما۔ یہ ناواقف ہیں۔ ایک بدوی ایک مرتبہ آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک پکڑ کر اس زور سے کھینچی کہ گردن مبارک پر نشان پڑ گیا اور یہ کہا کہ میرے اونٹوں پر غلہ لدوا دو تم اپنے مال میں سے یا اپنے باپ کے مال میں سے نہیں دیتے ہو (گویا بیت المال کا مال ہم ہی لوگوں کا ہے تمہارا نہیں ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک تو اس چادر کھینچنے کا بدلہ نہیں دے گا۔ میں غلہ نہیں دوں گا۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں بدلہ نہیں دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرما رہے تھے۔ اور اس کے اونٹوں پر غلہ لدوا دیا۔ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں۔ اتباع کے دعویدار ہیں۔ یہاں ذرا سی بات خودداری کے خلاف ہو جاتی ہے۔ کوئی ذرا سخت لفظ کہہ دے تو وقار کے خلاف بن جاتی ہے۔ حدیث کے اخیر جملہ کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے جب آپ کو بالخصوص امت کے حق میں دو امروں کا اختیار دیا جاتا تو آپ امت کے لیے جو سہل ہوتا اس کو اختیار فرماتے اور اسی طرح دنیاوی امور میں جہاں دو رائیں ہوتیں ان میں سے سہل کو اختیار فرماتے جب تک کہ اس میں کسی قسم کا شرعی نقصان نہ ہو۔ بہت سی احادیث میں مختلف عنوانات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بھی اس مضمون میں وارد ہوئے ہیں۔ کہ سہولت اختیار کرنا اور خواہ مخواہ اپنے کو مشقتوں میں ڈالنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ تھا۔

اصغر خان

تحریک ہے استقلال نہیں

فوج یا سرکاری اداروں میں ملازمت کیلئے عمر کی ایک خاص حد مقرر ہے۔ جب کوئی ملازم عمر کی اس حد تک پہنچ جاتا ہے تو اسے ریٹائرڈ کردیا جاتا ہے اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اس عمر کے بعد انسان کی دماغی صلاحیتیں کم ہوجاتی ہیں حافظہ کمزور ہوجاتا ہے اور قویٰ مضمحل ہونا شروع ہوجاتے ہیں مبادا کہیں وہ اس ادارے کیلئے نقصان کا باعث نہ بن جائے اس لیے اسے ریٹائرڈ کردیا جاتا ہے حالانکہ اسکے برعکس صورت حال سے دوچار ہے جو بھی کوئی بڑا افسر ریٹائرڈ ہوتا ہے تو اسے بیرون ملک سفیر بنا کر بھیج دیا جاتا ہے یا کسی نیم سرکاری محکمے میں کھپا دیا جاتا ہے اور اگر دونوں میں سے کوئی صورت نہ بن سکے تو وہ میدان سیاست میں کود پڑتا ہے۔ اصغر خان صاحب ریٹائرڈ ہوئے تو پہلے انہیں پی آئی اے میں کھپایا گیا اور جب وہاں سے ہٹے تو انہوں نے اخبارات میں مضامین اور بیانات کی صورت میں ملکی و بین الاقوامی حالات اور اقتصادی و معاشی مسائل پر طبع آزمائی شروع کردی اس سے سیاسی حلقوں میں یہ تاثر پایا جاتا تھا کہ اصغر خان جلد یا بدیر لنگر لنگوٹ کس کر میدان سیاست میں کودنا چاہتے ہیں۔ سیاسی حلقوں کا تاثر درست ثابت ہوا جب اصغر خان نے دیکھا کہ اخباری مضامین اور بیانات کے ذریعے مجھے کچھ سیاسی اہمیت ملنے لگی ہے تو وہ فوراً سیاست میں آدھمکے اور جسٹس پارٹی کے نام سے ایک سیاسی پارٹی بنا ڈالی۔

ملک میں ایسے افراد کی کمی نہیں جو ہوس اقتدار میں مبتلا ہیں جن کا کوئی پروگرام اور نصب العین نہیں ہوتا وہ ایسے دروازے تلاش کرتے رہتے ہیں جہاں سے گزر کر اقتدار تک باآسانی پہنچا جاسکتا ہے۔ ایسے افراد کو اصغر خان کی ذات میں امید کی کرن نظر آئی تو انہوں نے اصغر خان کی حمایت اور جسٹس پارٹی میں شمولیت کے بیانات داغنا شروع کر دیے تاہم اصغر خان کو پذیرائی کی جتنی توقع تھی وہ حاصل نہ ہوسکی اور بالآخر انہوں نے جسٹس پارٹی کا اپنے ہاتھوں سے ہی کفن دفن کا انتظام کر دیا۔

اس کے بعد انہوں نے تحریک استقلال کے نام سے ایک نئی جماعت تشکیل دی، ۱۹۷۷ء میں جب پاکستان قومی اتحاد نے نظام مصطفےٰ کے نفاذ اور بھٹو حکومت کے خاتمے کیلئے تحریک چلائی تو وہ اور ان کی پارٹی نوستاروں میں سے ایک ستارا تھی۔ پاکستان قومی اتحاد میں شامل رہتے ہوئے بھی جناب اصغر خان نے ایک خط کے ذریعے فوجی سربراہوں کو مداخلت کی دعوت دے کر اپنی الگ حیثیت بنانے کی کوشش کی۔ اس خط کی وجہ سے ان کی شہرت کو چار چاند لگ گئے اور یہ تاثر عام ہوگیا کہ مستقبل کا وزیر اعظم اصغر خان ہے۔ لیکن جب ملک میں مارشل لاء نافذ ہوگیا تو اس کے تھوڑے ہی عرصے بعد انہوں نے قومی اتحاد کو بھی داغ مفارقت دیدیا۔ اور جب قومی اتحاد بالکل ہی ٹوٹ پھوٹ گیا تو موصوف نے جمعیۃ علماء پاکستان اور مولانا شاہ احمد نورانی صاحب سے تعلقات استوار کرنا شروع کر دیے خان صاحب اور مولانا نورانی میں روابط ملاقاتوں اور اکل و شرب کی محفلوں سے سیاسی حلقوں نے یہ تاثر لینا شروع کر دیا کہ اگر آئندہ ملک میں الیکشن ہوئے تو ان دونوں کا پیکٹ ہوگا تاہم رفتہ رفتہ یہ سلسلہ بھی منقطع ہوگیا شاید مولانا نورانی یہ بھانپ گئے تھے کہ اصغر خان میں تحریک تو ہے استقلال نہیں ہے۔ موجودہ حکومت کے دور میں ایم آر ڈی کے نام سے ایک نیا سیاسی اتحاد قائم ہوا تو اصغر خان اس کے قیام میں پیش پیش رہے۔ لیکن پچھلے دنوں اخبارات میں یہ خبر آچکی

ہے کہ تحریک استقلال اپنے روایتی عدم استقلال کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایم آر ڈی سے بھی علیحدگی کا سوچ رہی ہے۔ اور ساتھ ہی قادیانیوں سے دوستی کیلئے کر رابطہ قائم کیے جا رہے ہیں۔

جناب اصغر خان نے اپنی طویل نظر بندی کے دوران ایک کتاب بنام "مملکت، سیاست، اسلام" کے نام سے تصنیف فرمائی۔ جو لندن میں شائع ہوئی اور وہیں اس کی تقریب رونمائی منعقد کی گئی جس میں شرکت کیلئے بطور خاص اصغر خان صاحب لندن گئے رونمائی کی تقریب میں موصوف نے تقریر بھی کی اور سوالوں کے جوابات بھی دیے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ:-

"ہم مذہبی معاملات میں مملکت کی عدم مداخلت کے حق میں ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ مذہب فرد کا ذاتی مسئلہ ہے اس کا کیا عقیدہ ہے کیا فرقہ ہے اور اس کے کیا مذہبی خیالات ہیں یہ سب کچھ فرد کا ذاتی مسئلہ ہے"۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۵ اکتوبر ۱۹۸۰ء)

روزنامہ جنگ نے برطانوی جریدے کے حوالے سے یہ بھی انکشاف کیا کہ

"اس تقریب میں قادیانی بہت بڑی تعداد میں تھے اور مذکورہ جملے انہوں نے شاید قادیانیوں سے مخاطب ہو کر کہے تھے"

جناب اصغر خان کی پوزیشن، قادیانیوں سے متعلق پہلے ہی مشکوک تھی لیکن کتاب کی تقریب رونمائی میں قادیانیوں کو شرکت کی دعوت دینے اور "مذہبی معاملات میں مملکت رجحان اکثریت بھی مسلمانوں کی، حکمران اور افسران بھی مسلمان ہیں" کی عدم مداخلت کا تصور پیش کرنے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ اب وہ ہر طرف سے مایوس ہو کر قادیانیوں سے محبت کی پینگیں بڑھا رہے ہیں ہماری جناب اصغر خان صاحب سے صرف اتنی ہی گزارش ہے کہ وہ بیشک قادیانیوں سے دوستی کریں لیکن یہ دوستی انہیں مہنگی پڑے گی۔

کیا پاکستان میں کسی غیر مسلم کا اسلام قبول کرنا جرم ہے؟

نارتھ ناظم آباد سے ایک نو مسلم قادیانی ابو طاہر صاحب کا معصوم بچہ انس احمد قادیانیوں نے اغوا کر لیا ابو طاہر صاحب کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے کچھ عرصے سے مولانا محمد آصف قاسمی کے ہاتھ پر قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا تھا۔ جس کی سزا قادیانیوں نے یہ دی کہ اس کا معصوم بچہ اغوا کر کے مبینہ طور پر ربوہ پہنچا دیا پولیس میں رپورٹ ہو چکی ہے لیکن بچہ ابھی تک برآمد نہیں کیا گیا۔

لاہور میں مجاہد آباد مغل پورہ کے خلیل احمد اور اس کے بھائیوں نے ۱۹۸۳ء میں قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا قادیانیوں انتقام لیا لیا کہ عبدالمنعم وکیل، سردار نذیر احمد وکیل اور فوڈ انسپکٹر قادیانیوں کو ان کے تعاقب میں لگا دیا جنہوں نے اس کے ایک بھائی منور احمد کو اغوا کر لیا مذکورہ قادیانیوں کے خلاف پرچہ درج کرایا گیا مگر پولیس جس کا ترانہ ہے "پولیس کا ہے فرض مدد آپ کی" اس نے کوئی دلچسپی نہ لی منور احمد ۴ ستمبر کو اغوا ہوا اور ۳ فروری کو ضلع دادو سندھ کے ایک جنگل سے وہاں کی گشتی پولیس نے اسے برآمد کیا جس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ وہ رہا ہو کر گھر پہنچا ہی تھا کہ ایک دن سڑک سے گزرتے ہوئے قادیانی لڑکوں نے اسے دیکھتے ہی شور مچا دیا کہ "یہ ہمیں اغوا کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح اس غریب کو پھر ایک نئی مصیبت میں پھنسایا جا رہا ہے۔ ہمارے حکمران جو دن رات اسلام اسلام کی رٹ لگا رہے کیا ہم ان سے یہ پوچھ سکتے ہیں کہ کیا اسلام یہی ہے کہ ایک شخص ہندو مذہب، عیسائیت یا قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو تو اسے تحفظ فراہم کرنے کی بجائے اتنا مجبور کر دیا جائے کہ وہ دوبارہ ہندو، قادیانی یا عیسائی بن جائے؟

سندھ میں ایسے متعدد واقعات ہو چکے ہیں کہ ایک شخص ہندو سے مسلمان ہوا ہندوؤں نے پولیس کے لیے اپنی تجوریوں کے منہ کھول کر اسے طرح طرح سے پریشان کرنا شروع کر دیا اور وہ مجبوراً پھر ہندو ہو گیا قادیانیوں نے بھی پولیس کیلئے اپنی تجوریوں کے منہ کھول رکھے ہیں کچھ بے غیرت پولیس افسر مسلمان ہوتے ہوئے بھی چند ٹکوں کے عوض قادیانیوں کے ہاتھ میں کھلونا بنے ہوئے ہیں اور اپنے کردار سے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ پاکستان میں کسی غیر مسلم کا اپنے باطل مذہب سے توبہ کر کے اسلام قبول کرنا جرم ہے۔ ہم صدر جنرل محمد ضیاء الحق سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس صورت حال کا نوٹس لیں۔ نارتھ ناظم آباد کے معصوم بچے انس احمد کو قادیانیوں سے برآمد کرائیں اور لاہور کے خلیل احمد منیر احمد اور ان کے خاندان کو قادیانیوں اور پولیس کی زیادتیوں سے نجات دلوائیں۔

جناب حکیم محمد اختر صاحب

ذکر اور فکر کے برکات و ثمرات

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ذوق پیدا ہوتا ہے اہل اللہ کی صحبت اور ان کی جوتیاں سیدھی کرنے سے جو کہ اعتقاد اور انقیاد کے ساتھ ہو کیونکہ یہاں محض تقلید سے کام چلتا ہے چون و چرا کرنے سے کام نہیں چلتا ہے

فہم و خاطر تیز کردن نیست راہ
جز شکستہ می نگیرد فضل شاہ

جیسے کوئی بچہ استاد کے سامنے الف بے کر بیٹھے اور استاد کہے کہو الف اور کہو ب اور بچہ کہنے لگے کہ الف کی صورت ایسی کیوں ہوئی اور ب کی ایسی کیوں ہے تو استاد اس سے کہے گا تو اپنے گھر کا راستہ لے. بات یہ ہے کہ ابتدا ہر امر کی تقلید محض ہے

(کمالات اشرفیہ ص۱۲۶ ملفوظات ۵۱۹)

اور ارشاد فرمایا کہ بدون صحبت شیخ کے اگر کوئی لاکھوں تسبیحیں پڑھتا ہے کچھ نفع نہیں. حضرت خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت! خود ذکر اللہ میں یہ صفت ہونی چاہیے تھی کہ وہ خود کافی ہو جایا کرتا صحبت شیخ کی کیوں قید ہے فرمایا کہ کام بنانے کا تو ذکر اللہ ہی بنائے گا لیکن عادت اللہ یوں جاری ہے کہ بدون شیخ کی صحبت کے تنہا ذکر کام بنانے کے لیے کافی نہیں اس کے لیے صحبت شیخ شرط ہے. جس طرح کاٹ جب کرے گی تلوار ہی کرے گی لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کسی کے قبضہ میں ہو ورنہ اکیلی تلوار کچھ نہیں کر سکتی گو کاٹ جب ہوگی تلوار ہی سے ہوگی. (کمالات اشرفیہ ص۱۸۳)

شیخ کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ جس طرح مقوی غذا دودھ اور حلوہ وغیرہ ایسے معدہ میں جس میں صفرا بھرا ہوا اور سدے بھری ہو مضر ہوتی ہے اور یہ غذا خلط فاسد سابق کی طرف مستحیل ہو جاتی ہے ایسی صورت میں طبیب پہلے مسہل دے کر معدہ کا مادہ فاسدہ سے تنقیہ کرتا ہے اس کے بعد پھر خمیرہ اور بادام تجویز کرتا ہے اسی طرح بعض تکبر اور عجب کے مریض ذکر اور نوافل سے اور بگڑ گئے اور ان کے تکبر میں اضافہ ہو گیا. اگر کسی شیخ کامل کی صحبت نہ ہو تو ایسا شخص کبر جیسے مہلک مرض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے چنانچہ ایک صاحب تھانہ بھون آئے تھے. حضرت نے ان کو ذکر کی تعلیم دی. پہلے سے کبر کے مریض تھے تکبر اور بڑھ گیا جس کی علامت یہ ظاہر ہوئی کہ ہر ایک سالک کا احتساب شروع کر دیا خانقاہ کے انتظام میں دخل دینے لگے. حضرت حکیم الامت نے ان کو بہت ڈانٹا اور فرمایا کہ آپ کو کس نے خانقاہ کا مہتمم بنا دیا اور فرمایا کہ آپ کے مزاج میں تکبر ہے اس حالت میں آپ کے لئے ذکر مفید نہ ہوگا آپ کے لئے ذکر کو ملتوی کیا جاتا ہے. ترک کا لفظ اللہ تعالیٰ کے نام پاک کے ساتھ خلاف ادب سمجھتا ہوں اس لئے لفظ ترک کے بجائے التواء کا استعمال کیا ہے اور اب مادہ فاسدہ کا تنقیہ کیا جائے گا اور وہ یہ ہے

انجیل برناباس کے اصل نسخہ کی دریافت

برناباس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ حواریوں میں سے ایک تھے. انہوں نے ایک انجیل لکھی تھی. واضح رہے موجودہ چاروں انجیل کسی بھی حواری کی لکھی ہوئی نہیں ہیں. اس انجیل کو پوپ نے ممنوع قرار دیا تھا. اس لیے یہ دنیا سے ناپید ہو گئی تھی. اس کا ایک نسخہ ویٹیکن (پوپ کا محل) کے ایک تہہ خانہ میں پڑا تھا. سترھویں صدی میں ایک شخص اس کو وہاں سے نکال لایا اور اس کو دانشا سے شائع کر دیا. یہ نسخہ لاطینی زبان میں تھا پھر اس کا انگریزی ترجمہ لندن سے شائع ہوا یہ نسخہ اسلامی تعلیمات سے قریب ہے. اسلامی عقائد اس میں موجود ہے. محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام صراحت کے ساتھ اس میں موجود ہے.

بیسویں صدی کے آغاز میں مسلمانوں کو اس کا علم ہوا. اس کے عربی اور اردو ترجمے شائع ہوئے. مسلمانوں نے جب ان عبارات کو عیسائیوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تحریفات ہیں جو اندلس کے مسلمانوں نے اس میں کر دی ہیں. حالانکہ مسلمان علماء کو اس نسخہ کا قطعاً علم نہیں تھا. اور پوپ نے جس حکمنامے کے ذریعہ اس کو ممنوع قرار دیا تھا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے قبل کا ہے. یعنی چھٹی صدی عیسوی کا ہے.

باقی ص ۹ پر

حاصل مطالعہ

نورانی تحریریں - ایمان افروز واقعات

حجاج بن یوسف کی سفاکی اور بے رحمی کو تو تاریخ کا ہر طالب علم بھی جانتا ہے ایک دفعہ وہ اپنی مجلس میں کہہ رہا تھا۔ کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت میں داخل نہیں ہیں یہ الفاظ جب ایک عالم یحییٰ بن یعمر کے کانوں تک پہنچے۔ تو فوراً تڑپ کر بولے کہ اے حجاج تو جھوٹ بولتا ہے۔ حجاج بلا کا شعلہ مزاج اور ستم گر حکمران تھا۔ اس نے کہا۔ قرآن سے ثابت کرو ورنہ تیری گردن اڑا دوں گا۔ آخر یحییٰ نے ثابت کر دکھایا کہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام ماں کے رشتے سے حضرت آدم علیہ السلام کی ذریت میں داخل ہیں۔ تو امام حسین رضی اللہ عنہ ماں کی توسط سے حضور کی ذریت میں کیوں داخل نہیں؟

امام اوزاعی شام کے امام تھے۔ عباسی خلافت کی بنیاد رکھنے والے ابوالفتح سفاح نے جب ان سے دریافت کیا کہ ہم نے بنی امیہ کی جو خونریزی کی ہے اس کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے۔ امام اوزاعی نے فرمایا کہ خدا کی قسم ان کا خون تم لوگوں پر حرام تھا۔ سفاح انتہا درجہ کا تندخو اور بدمزاج تھا۔ لال پیلا ہو کر کہنے لگا کہ اس کا شرعی ثبوت تمہارے پاس کیا ہے۔ امام صاحب نے جواب دیا کہ حضورؐ کی مشہور حدیث ہے کہ مسلمان کا خون اس وقت تک جائز نہیں۔ کہ جب تک تین صورتوں میں سے کوئی ایک پیش نہ آئے یا تو شادی ہو کہ زنا کرے۔ یا قاتل ہو۔ اور یا مرتد ہو جائے

حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں حضرت سلمان فارسی مدائن کے گورنر تھے مگر سادگی کا یہ حال تھا کہ جب کبھی آپ بازار سے نکلتے تو کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس شہر کے حاکم آپ ہیں چنانچہ ایک شخص نے بازار سے کچھ گھاس خریدی اور آپ کو مزدور سمجھ کر کہنے لگا یہ گھاس میرے گھر تک پہنچا دو آپ نے گٹھا سر پر اٹھایا اور اس کے ساتھ چل پڑے تھوڑی دور گئے تھے کہ لوگوں نے پہچان لیا وہ شخص بہت شرمندہ ہوا آپ سے معافی مانگنے لگا مگر آپ نے فرمایا میں نے یہ کام اللہ کیلئے کیا ہے اس میں معافی کی کون سی بات ہے۔

عراق کے معرکے میں مسلمانوں نے ایک قلعہ پر حملہ کیا۔ دشمنوں نے آگ میں تپتی ہوئی زنجیریں لٹکا رکھی تھیں۔ جب بھی کوئی سپاہی اوپر چڑھنا چاہتا اسے زنجیر میں پھنسا کر اوپر کھینچ لیتے حضرت انسؓ دیوار پر چڑھنے کے لیے پہنچے تو قلعے والوں نے ان پر بھی زنجیروں کا پھندا ڈالا اور پھنسا کر اوپر کھینچ لینا چاہا اور ابھی اوپر کھینچ رہے تھے کہ حضرت براء کی نظر پڑ گئی وہ دوڑتے ہوئے آئے تپتے ہوئے پھندے کو پکڑ کر اسے زور سے جھٹکا دیا کہ اوپر کی رسی ٹوٹ گئی جھولا گرا اور حضرت انسؓ بھی نیچے گر پڑے زنجیر پکڑنے اور جھٹکا دینے سے حضرت براء کے ہاتھ کا تمام گوشت جل گیا تھا اور ہڈیاں نکل آئیں تھیں یہ ایثار و جرأت کا حیرت انگیز کارنامہ تھا۔

۱:۔ ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ امت کے اکابر میں سے ہیں شواہد النبوۃ میں جن کی بہت ہی مشہور ہے۔ امام فرماتے ہیں۔

ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایک شخص کوفہ کا رہنے والا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہا کرتا تھا۔ ہمارے ساتھ ہم سفر ہوا ہم نے ہر چند اسے نصیحت کی لیکن وہ نہ مانا ہم نے اس سے کہا کہ ہم سے تو علیحدہ ہو جا۔ چنانچہ جب ہم اس سفر سے واپس ہونے لگے تو ایک روز اسی ہم سفر کا ملازم نظر آیا۔ ہم نے اس سے کہا کہ اپنے آقا سے کہہ دینا کہ ہمارے ساتھ گھر واپس چلے۔ اس نے کہا کہ ہمارے آقا کی تو عجیب حالت ہو گئی ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ مثل خوک کے ہو گئے ہیں، چنانچہ یہ خبر پا کر ہم اس کے پاس گئے اور اسے گھر واپس چلنے کے لیے کہا اس نے جواب دیا کہ مجھے عجیب مصیبت پہنچی ہے اور اپنے دونوں ہاتھ آستین سے نکال کر دکھلائے تو واقعتاً مثل خوک کے تھے، پھر وہ ہمارے ساتھ ہو لیا۔ لیکن راستہ میں اس سے عجیب تر واقعہ پیش آیا۔ ایک جگہ بہت سے خوک جمع تھے۔ جب ہمارا قافلہ وہاں پہنچا تو وہ مرکب سے گر کر خوک کی شکل میں ہو کر انہیں کے ساتھ جا ملا۔

۲:۔ امام بیہقی جو حدیث کے بہت بڑے امام ہیں۔ اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں لکھتے ہیں۔

ایک ثقہ نے بیان کیا کہ ہم تین آدمی یمن کو جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص کوفہ کا بھی تھا۔ وہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی عنہ کو برا بھلا کہتا تھا ہر چند ہم اسے منع کرتے تھے۔ لیکن وہ باز نہیں آتا تھا۔ جب ہم یمن کے نزدیک پہنچے۔ ایک جگہ اتر کر سو رہے تھے، جب کوچ کا وقت آیا ہم سب نے اٹھ کر وضو کیا۔ اور اس کو بھی

چلایا وہ اٹھ کر کہنے لگا۔ افسوس کہ میں تم لوگوں سے جدا ہو کر اس منزل پر رہ جاؤں گا کیونکہ ابھی ابھی میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔ کہ آپ سر پر کھڑے فرماتے ہیں کہ اے فاسق تو اس منزل میں مسخ ہو جائے گا۔ ہم نے کہا کہ وضو کر اس نے پاؤں سمیٹے ہم نے دیکھا کہ انگلیوں سے مسخ ہونا شروع ہوا۔ اور دونوں پاؤں اس کے بندر کے ہو گئے۔ پھر گھٹنوں تک پھر کمر تک، پھر سر اور منہ تک مسخ ہو گیا۔ اور وہ بالکل ہی بندر کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ ہم نے اسے پکڑ کر اونٹ پر باندھا اور جلد وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ٹھیک غروب آفتاب کے وقت ہمارا گذر ایک جنگل سے ہوا وہاں دیکھا کہ چند بندر جمع ہیں۔ اس نے جب ان بندروں کو دیکھا، رسی توڑ کر انہیں میں جا ملا۔

(۳) محب طبری ریاض النضرہ میں لکھتے ہیں۔

ایک جماعت اہل حلب کی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں کرتی اور سب و شتم روا رکھتی تھی۔ امیر مدینہ کے پاس آئی اور بہت مال و اسباب عمدہ عمدہ کپڑے اور مختلف قسم کے تحفے تحائف ساتھ لائی اور امیر کے سامنے یہ سارے تحائف جو ایک اہل دنیا کو موہ لینے کے لیے بہت تھے پیش کر کے عرض رساں ہوئی کہ یہ تحفے تحائف اور سیم و زر کی یہ پیشکش قبول کر لی جائے اور اس کے صلہ میں اتنا کیا جائے کہ حجرہ شریفہ روضۂ اطہر کا دروازہ کھلوا دیا جائے تاکہ وہ جماعت جسد اطہر حضرات شیخین حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہاں سے لے جائے۔ امیر مدینہ کہ خالص دنیا دار اور زر پرست تھا۔ اس سودے کے لیے تیار ہو گیا۔ اور حرم شریف کے دربان کو بلا کر حکم دیا کہ دیکھو جب اور جس وقت یہ لوگ آویں دروازے حرم شریف کا کھول دیجیو اور جو کچھ کریں منع نہ کیجیو۔ دربان کہتا ہے کہ جب تمام لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر رخصت ہو گئے۔ اور دروازے حرم شریف کے حسب دستور بند ہو گئے۔ باب السلام پر دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی۔ میں نے حسب حکم امیر کے دروازہ کھول دیا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ چالیس آدمی کدال اور مشعل لیے کھڑے ہیں۔ یہ لوگ اندر داخل ہوئے اور میں نے مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھ کر رونا شروع کیا کہ یا الٰہی یہ کیا قیامت نازل ہو گئی۔ سبحان اللہ! اللہ کی قدرت اور صحابہ کرامؓ کی جلالت کی شان نظر آ گئی۔ جب میں نے دیکھا کہ ابھی یہ لوگ منبر شریف کے قریب بھی نہیں پہنچے تھے کہ زمین ان تمام لوگوں کو مع ان کے مال و اسباب کے نگل گئی۔ امیر مدینہ کو قدرتاً انتظار تھا کہ جب یہ نابکار اپنے کام سے فراغت پا چکیں گے تو اس کے پاس ضرور آئیں گے۔ جب بہت دیر ہو گئی تب امیر نے مجھے بلا کر حال پوچھا۔ میں نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا۔

امیر کہنے لگا تو دیوانہ ہو گیا ہے سمجھ کے کہہ کیا کہتا ہے۔ میں نے کہا اے امیر جو کچھ تھا بیان کر دیا تو چل کر خود دیکھ لے ان کے بعض کپڑے ابھی تک نمودار ہیں۔

اس روایت کو بسند معتبر جذب القلوب الی دیار المحبوب میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے۔

بقیہ:۔ انداز مسلمانی

ہے اس لیے کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے۔" (سورہ ص آیت ۲۶ پ ۲۳)

آپ حضرات اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر ٹٹولیں کہ واقعی آپ اپنے فرائض منصبی کہاں تک ادا کر رہے ہیں۔ کیا عوام کو سستا انصاف مہیا ہو گیا ہے؟ کیا جرائم اور قتل و غارت تشدد کے واقعات میں کچھ کمی ہوئی ہے۔ رشوت کے خاتمہ اور چادر اور چار دیواری کے وعدے پورے ہو چکے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ اسلام آپ کا محتاج نہیں ہے، "اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اور تم ہی محتاج ہو اور اگر تم نہ مانو گے تو وہ اور قوم تمہارے سوا بدل دے گا پھر وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے۔" (سورہ محمد: ۳۸)

اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ سکھوں اور ہندوؤں کو اسلام کا شیدائی بنا کر اپنے دین کی خدمت ان نو مسلموں سے لے لے۔ یہ اس کا احسان ہے کہ اب تک ہمیں ڈھیل دے رکھی ہے۔

وہ منتق ہو کر مغرب ہر طرف ہے نفسا نفسی
نظام زیست کو منشور قرآں کی ضرورت ہے

۵۵ —

بقیہ:۔ نکلے دیکھنے

نئے نئے نبیوں کے دعووں کی بنا پر گروہوں میں تقسیم نہ ہو۔ بلکہ ایک ہی سلامتی کے مذہب کو قبول کریں اور ایک ہی سلامتی کے شہزادے کی حکومت کو تسلیم کریں اور وہ سلامتی کا مذہب اسلام ہے۔ اور اس کے شہزادے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

بقیہ:۔ شاہ فیصل کالونی

کے شفیق احمد صدیقی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ و اقبال صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کر رہے ہیں۔ نیز متحدہ مسلم قبائل فیڈریشن آف پاکستان کے مرکزی صدر و ایڈیٹر ماہنامہ "ترجمان" بلوچستان جناب عبدالعزیز خان خلجی کا بھی ہمیں تعاون حاصل ہے۔ واضح رہے کہ اس واقعہ کے ٹھیک ایک ماہ بعد قادیانیوں نے اپنی یہ شرارت دوبارہ دہرائی اور رات کے وقت اپنی عبادت گاہ کی بیرونی دیوار پر پانچ جگہ کلمہ طیبہ لکھ کر علاقے کے مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی چنانچہ مجلس تحفظ ختم نبوت و سواد اعظم اہلسنت پاکستان کی تنظیم پھر حرکت میں آئی اور قادیانیوں کی اس شرارت کے سد باب کی غرض سے دوبارہ ان کی جانب سے شارع فیصل پولیس اسٹیشن میں رپورٹ کی گئی چنانچہ قانون نافذ کرنے والے ادارے حرکت میں آئے اور پانچ قادیانی عابد مسعود، عارف محمود تنویر احمد، حنیف ڈار اور محمد آصف کو گرفتار کر لیا گیا لیکن مقام افسوس ہے کہ تاحال اس مقدمے کا چالان پولیس کی جانب سے عدالت میں پیش نہیں کیا گیا ہم ان سطور کے ذریعے حکومت مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ جلد اس کوتاہی کا ازالہ کرے اور ہمارے قادیانیوں کے خلاف ان مقدمات کا فوراً سے بیشتر قانون کے مطابق فیصلہ کر کے قادیانی مجرموں کو جن کا رات دن کا مشن ہی مسلمانوں کی دل آزاری ہے کیفر کردار تک پہنچائے۔

ایک قادیانی کے پانچ سوال

اور

ان کا جواب

تحریر: ندیم رانا

اعتراض نمبر ۱

کیا قرآن سے یہ بتائیں گے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

جواب نمبر ۱

کیا آپ قرآن پاک سے یہ بتائیں گے نبوت جاری ہے۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی قرآن کے مطابق نبی ہے؟

جواب نمبر ۲

اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا قرآن پاک کی سورہ الاعراف کھول کر دیکھیں اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے کچھ انبیاء کرام کا سلسلہ وار ذکر فرمایا ہے۔ ابتدا سورت میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا تذکرہ ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد بڑھنے کے ساتھ شعور و آگہی کی دولت سے مالا مال ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کے ذریعے اولاد آدم کو یہ پیغام دیا۔

یبنی آدم اما یأتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی و اصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

"اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں سے میری طرف سے رسول آئیں میری آیات تم پر پڑھیں، پس جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صلاحیت کو عمل میں لائے تو ایسے لوگوں کو کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی وہ کسی طرح کا حزن و غم پائیں گے۔"

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت آدمؑ کے ذریعے اولادِ آدم کو خدا کا پیغام مل گیا۔ تو اللہ نے حضرت نوح علیہ السلام کو بھیجا اور فرمایا۔

۱۔ ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ فقال یقوم اعبدوا اللہ

"تحقیق بھیجا ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف، انہوں نے کہا اے قوم اللہ ہی کی عبادت کرو۔"

۲۔ والی عاد اخاھم ھودا

۳۔ والی ثمود اخاھم صلحا

۴۔ والی مدین اخاھم شعیبا

یہ سلسلہ وار انبیاءؑ کا ذکر ہے، ان چار انبیاء کا سلسلہ وار ذکر کرنے اور پھر حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰ علیہم السلام کا ذکر کرنے کے بعد سب سے آخر میں سرکار دوعالم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور فرمایا اے میرے نبی پوری دنیا میں بسنے والے انسانو کو خواہ وہ نوح علیہ السلام کے ماننے والے ہوں، صالح اور شعیب علیہم السلام کے ماننے والے ہوں وہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کے پیروکار ہوں یا عیسیٰ علیہم السلام کے، فرما دیجئے:۔

قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

"اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔"

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نئی نبوت کا سلسلہ جاری ہوتا تو اس آیت کے بعد اشارۃً یا کنایۃً اس کا ذکر ہوتا۔ لیکن بجائے کسی نئے نبی کے ذکر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پیغمبروں کا ذکر شروع کر دیا گیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے مسئلہ ختم نبوت کو صاف اور واضح لفظوں میں یوں بیان فرمایا۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیئ علیما۔

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے

کسی کے باپ نہیں، البتہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔"

یہ آیت کریمہ پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا جس کا معنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث پاک انا خاتم النبیین لا نبی بعدی میں متعین فرمادیا ہے کہ

"میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں،
میرے بعد کوئی نبی نہیں"

اس کی تائید میں سیکڑوں احادیث موجود ہیں اور ختم نبوت کا مسئلہ امت مسلمہ کا اجماعی اور متفق علیہ مسئلہ ہے جس میں کسی قسم کے چون وچرا کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ چنانچہ سب سے پہلا اجماع اس وقت ہوا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی جھوٹے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب، طلیحہ اسدی، اسود عنسی اور سجاح نامی ایک عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ جن کے استیصال کے لیے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کا لشکر بھیجا اور جھوٹے مدعیان نبوت کے پیدا کردہ فتنے کا قلع قمع کیا۔

یہاں میں اس بات کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مسیلمہ کذاب وغیرہ کا دعوائے نبوت مستقل نبوت کا نہیں تھا وہ کلمہ بھی

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پڑھتے تھے، اسی طرح اذان دیتے اور پانچ وقت کی نمازیں ادا کرتے تھے ــــ مسیلمہ کذاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام جو خط لکھا اس میں تحریر کیا تھا:-

"من مسیلمۃ رسول اللہ
الی محمد رسول اللہ انی
اشرکت فی الامر معک
(تاریخ طبری)

(یعنی یہ خط اللہ کے رسول مسیلمہ کی طرف سے ہے۔ محمد رسول اللہ کی طرف میں آپ کی نبوت میں شریک کیا گیا ہوں۔)

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ بھی یہی تھا کہ میں صاحب شریعت اور مستقل نبی نہیں ہوں بلکہ غیر تشریعی اور غیر مستقل نبی ہوں ــــ پس اگر مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کا قتال کیا جاسکتا ہے۔ تو مسیلمہ پنجاب کے پیروکاروں کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جانا چاہیے۔

ایک شبہ

یہاں قادیانی یہ شبہ ڈالتے ہیں کہ خاتم کا معنیٰ "ختم کرنے والا" نہیں بلکہ اس کا معنیٰ مہر ہے مہر کا مطلب وہ یوں بیان کرتے ہیں کہ

"اب حضور کی مہر سے نبی بنیں گے"

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کا معنیٰ مرزا قادیانی کی تحریر سے پیش کروں کیونکہ قادیانی حضرات قرآن و حدیث کے مقابلہ میں مرزا صاحب کو ترجیح دیتے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے (اپنے والدین کے ہاں) خاتم اولاد تھا" (تریاق القلوب صـ ۳۷۹)

اگر خاتم النبیین کا یہ معنیٰ ہے کہ اب حضور کی مہر سے نبی بنیں گے تو "خاتم الاولاد" کا معنیٰ یہ بنے گا کہ

"اب مرزا صاحب کی مہر سے ان کے والدین کے ہاں اولاد پیدا ہوگی"

میں اعتراض کرنے والے قادیانی دوست سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا مرزا صاحب کے مہر لگانے سے ان کی والدہ کے پیٹ سے کوئی لڑکا یا لڑکی نکلی (نکلنے کا لفظ خود مرزا صاحب نے استعمال کیا ہے اس لیے میں نے بھی لکھ دیا) یقیناً کوئی قادیانی خاتم الاولاد کا یہ معنیٰ کرنے کے لیے تیار نہیں ہوگا ــــ ثابت ہوا کہ خاتم النبیین کا معنیٰ نبیوں کا ختم کرنے والا اور اس کی تفسیر لا نبی بعدی ہے۔

(جاری ہے)

بقیہ:۔ مکتوب ڈنمارک

کر دیا ہے اہل حدیث اور اہل سنت والجماعت کے فروعی مسائل کو قصے کہانیوں سنا کر دونوں اطراف کے مسلمانوں میں غلط فہمیاں پیدا کر کے اسلام کو نقصان پہنچانے اور اپنے عقیدے کے پرچار کے لئے گروپ بندیاں شروع کرا دی ہیں۔ ہماری نگاہ میں مسلم کلچرل انسٹی ٹیوٹ مرکز ثقافت اسلامی دونوں مرکز اسلام کی سربلندی کے لئے کام کر رہے ہیں یہ صاحب ڈنمارک میں اب دل مرکز ادر آئے کا کاروبار کر رہے ہیں ان کے والد قائد اعظم کے سیکرٹری ڈاکٹر نیاز لاہوری قادیانی تھے اگر یہ سچے مسلمان ہیں تو جمعہ کے دن مسجد میں اعلان کریں کہ میرا باپ نیاز لاہوری قادیانی تھا لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہوں اور مرزا قادیانی دجال تھا

○ ــــ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو شانوں کے درمیان پشت پر مہر نبوت پر ایمان رکھتا ہوں

○ ــــ اور میرا یہ بھی ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہ ہوگا

اگر یہ ایسا نہیں کرتے تو ڈنمارک کے دونوں مراکز میں جمع ہونے والے مسلمانوں کو ہوشیار رہنا چاہیے

بقیہ:۔ انجیل برنباس

ابھی حال ہی اطلاع ہے کہ ترکی کے ایک غار سے انجیل برنباس کا اصل نسخہ مل گیا ہے یہ آرامی سریانی زبان میں ہے اور پہلی صدی کا مسیحی کا لکھا ہوا ہے۔ گمان غالب یہ ہے کہ اصل نسخہ یہی ہے۔

آنجہانی ظفر اللہ قادیانی

چند خفیہ پہلو

روزنامہ نوائے وقت کراچی ۲۴ ستمبر ۱۹۸۵ء میں جناب عبدالطیف حبیب سیٹھی کا ایک مضمون بعنوان "چوہدری سر ظفر اللہ خاں ـــــ ایک جائزہ شائع ہوا ہے اس مضمون میں چوہدری ظفر اللہ قادیانی کی زندگی کے بعض ان پہلوؤں کی نشاندہی کی گئی ہے جو عوام کی نظروں سے اوجھل تھے کچھ پہلو ایسے ہیں جو مشہور ہیں لیکن انہیں غلط انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

سیٹھی صاحب کے اس مضمون کے کچھ اقتباسات ہم روزنامہ نوائے وقت کراچی کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں پیش کر رہے ہیں۔ اور اس پر تبصرہ کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ (ادارہ)

چوہدری ظفر اللہ کو قادیانی عقائد ورثہ میں ملے تھے شروع شروع میں یہ گروہ خاصی اسلامی اپیل رکھتا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ اس کے عقائد پر مہدیت اور الہام من اللہ کے دعوے کا غلبہ ہو گیا جس سے اس نے اپنی تبلیغی اپیل کھو دی اور مسلمانوں نے اسے مسترد کر دیا بقول علامہ اقبال.......

عصر من پیغمبرے ہم آفرید
آنکہ در قرآں بغیر از خود ندید

مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کے بعد اس فرقہ کی قیادت نے انگریزی حکومت سے حفاظت طلب کر لی اور تعاون پیش کیا......

گفت دیں را رونق از محکوی است
زندگانی از خودی محرومی است
دولت اغیار را رحمت شمرد
رقص ہا گرد کلیسا کرد و مرد

عام لوگوں کا خیال تھا کہ چوہدری صاحب ایک جیورسٹ ہیں اس لئے خود قائل ہوں گے یا دوسروں کو قائل کر لیں گے لیکن انہوں نے اپنے استدلال کا زور علم کی بجائے ہٹ اور ضد پر رکھا جس کی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت ان سے مایوس ہوتی چلی گئی۔ ممکن ہے کہ وہ اپنے عقیدہ پر پختہ کاری سے ایمان رکھتے ہوں لیکن برصغیر کے مسلمان اس کے قائل نہ ہو سکے اور بالآخر اس فرقہ کو غیر مسلم اقلیت کی حیثیت دے دی گئی۔

چوہدری صاحب جب وائسرائے کی کونسل کے ممبر مقرر ہوئے تو اس تقرری پر بھی مسلمانوں نے ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا کیونکہ انہیں یہ رکنیت مسلمانوں کی نمائندہ حیثیت سے ملی تھی۔ مسلمانوں نے کہا کہ اپنے عقیدہ کی وجہ سے وہ مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کر سکتے انہیں دنوں جب انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ ہوا تو حاضرین نے یہ مطالبہ کر دیا کہ پہلے چوہدری صاحب کی رکنیت کے خلاف ایک قرارداد منظور کی جائے۔ انجمن کا موقف یہ تھا کہ یہ جلسہ انجمن کے سکولوں اور کالجوں کے لئے حکومت سے گرانٹ لینے کے لئے منعقد کیا جاتا ہے۔ اس جلسہ کی سٹیج سیاسی سٹیج نہیں ہے۔ لہٰذا اس اسٹیج پر یہ قرارداد پیش نہیں ہونی چاہیے لیکن حاضرین نے انجمن کے موقف کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور اصرار کیا کہ جب تک یہ قرارداد پاس نہیں ہوتی جلسہ کی کاروائی رکی رہے گی۔ مولوی محی الدین قصوری اس وقت انجمن کے سیکرٹری تھے وہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے آٹھ آٹھ آنسو رونے لگے لیکن حاضرین کا مطالبہ جاری رہا۔ مرحوم حمید نظامی اس وقت میرے ساتھ جلسہ میں بیٹھے ہوئے تھے اونچی آواز میں کہنے لگے "مگرمچھ کے آنسو"۔ بہرحال جلسہ کی کاروائی رکی رہی ڈیڈلاک پیدا ہو گیا

آنجہانی مرزا محمود نے انگریز سے جان کی امان طلب کی تھی

حتیٰ کہ مولانا ظفر علی خان کو بلایا گیا وہ آئے اور انہوں نے قرارداد پیش کی جو منظور ہوئی کہ چوہدری ظفر اللہ خان مسلمانان ہند کے نمائندہ نہیں مگر وائسرائے نے

ان کی رکنیت بحال رکھی لیکن یہ چوہدری صاحب کی ذاتی حیثیت میں تھی نمائندہ حیثیت میں نہ تھی اور چوہدری صاحب کو ہمیشہ اس کا احساس رہا جس کا وہ اظہار بھی کرتے تھے کہ میری پشت پر قوم کی سپورٹ نہیں ہے۔

دوسری عالمگیر جنگ ۱۹۳۵ء میں چھڑ گئی۔ تو چوہدری صاحب سپلائی ممبر مقرر ہو گئے۔ یہ ممبری وزارت کے عہدہ کے برابر ہوتی تھی۔ باوجود اس کے کہ چوہدری صاحب مسلمانوں کے نمائندہ نہ تھے ان کے سپلائی کے محکمہ کے سربراہ ہونے کی حیثیت میں بعض پڑھے لکھے مسلمانوں کو بڑا فائدہ پہنچا اور تعلیم یافتہ مسلمان نوجوان بھی مرکزی دفاتر میں بھرتی ہونے لگے۔ اگرچہ ان میں خاصی تعداد قادیانیوں کی بھی تھی ان دنوں اگرچہ قادیانیوں کو مسلمان نہ سمجھا جاتا تھا لیکن برطانوی حکومت کے ریکارڈ میں وہ مسلمان سمجھے جاتے تھے اور مسلمانوں کے کوٹہ سے انہیں ملازمتیں ملتی تھیں۔

ملازمت کیلئے ظفر اللہ کو

قادیانیوں کے بیسیوں

خطوط روزانہ ملتے تھے

باؤنڈری کمیشن میں چوہدری صاحب سے ایک سہو ہو گیا وہ یہ کہ جب چوہدری صاحب سے کمیشن کے ممبروں نے سوال کیا کہ کیا احمدی فرقہ کے پیروکار عام مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں تو چوہدری صاحب گول مول جواب دے سکے اور اس طرح جواب دیا، جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ عام مسلمان اسی طرح قادیانیوں کو کافر کہتے ہیں جس طرح کہ قادیانی دوسرے مسلمانوں کو کافر خیال کرتے ہیں۔ اس پر ضلع گورداس پور کی تقسیم ہو گئی اور قادیان بھارت میں چلا گیا۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہندوؤں نے "مسلمان" سمجھا اور ان پر بھی تشدد ہوا اور شدید دباؤ کی وجہ سے ترک وطن کرنا پڑا اور قادیان کی بجائے انہوں نے ربوہ کو مرکز بنا لیا۔

چوہدری صاحب قادیانی جماعت سے تعلق رکھتے تھے اس لئے ہر قادیانی یہ کہتا تھا کہ چوہدری صاحب اس کا ہر وہ کام کریں گے جو وہ انہیں کہے گا کہ یہ ان کا "مذہبی فریضہ" ہے اس لئے قادیانی نوجوان خاص طور پر چوہدری صاحب کو بہت تنگ کیا کرتے تھے۔ ہر ڈاک میں بیسیوں سفارشیں تمام ملک سے چوہدری صاحب کو پہنچتی تھیں کئی خطوط میں تو مرزا بشیر الدین محمود کی سفارش بھی ہوتی تھی۔ چوہدری صاحب کا طریق کار یہ تھا کہ خاص خاص دفاتر میں ایک دو آدمی ایسے ہوتے تھے جن پر انہیں اعتماد ہوتا تھا وہ سفارشی خطوط انہیں بھجوا دیئے جاتے تھے۔ سفارش کرنے والے قابلیت کو تقرری کا معیار نہ بناتے تھے بلکہ ان کا قادیانی ہونا یا کسی بڑے آدمی کی طرف سے سفارش حاصل کر لینا پوسٹ پر تقرری کی کوالیفکیشن سمجھا جاتا تھا۔ چونکہ مرکز میں مسلمانوں کا کوٹہ مقرر ہو گیا ہوا تھا اور اس سارے کوٹہ کے حق دار چوہدری صاحب کی وساطت سے صرف قادیانی بن بیٹھے تھے۔ ضلع سیالکوٹ میں ایک گاؤں ہے۔ جس کا نام بہلول پور ہے، وہاں کا رہنے والا ایک نوجوان محکمہ سپلائی میں بھرتی ہو گیا تھا۔ اس محکمہ کے دو دفاتر تھے ایک کلکتہ میں اور دوسرا دلی میں کلکتہ والا دفتر امیونیشن پروڈکشن کا محکمہ کہلاتا تھا۔ بہلول پور کے اس نوجوان کی پوسٹنگ کلکتہ میں ہو گئی تھی۔ جس روز سے وہ کام پر گیا تھا اسی روز سے چوہدری صاحب کو خط لکھ لکھ کر دق کرنا شروع کر دیا لیکن تقرری تو، چوہدری صاحب کرا سکتے تھے انہوں نے کرا دی

دوسری عالمگیر جنگ میں

ظفر اللہ سپلائی ممبر مقرر ہوئے

تعیناتی چوہدری صاحب نہیں کر سکتے تھے وہ نہ کرا سکے۔ حکومت کے کاروبار کے لئے ہر کسی کو کاروبار حکومت کے تقاضوں کے مطابق مقرر اور تعینات کیا جاتا ہے یا ٹرانسفر کیا جاتا ہے پھر انگریز حاکم تھے معمولی باتوں کے لئے سفارش کرتے رہنا بھی برا لگتا تھا۔ اس نوجوان نے آخر ایک خط لکھا کہ کلکتہ کی آب و ہوا اسے موافق نہیں آ رہی اور وہ بیمار ہو چلا ہے اس لئے بہتر ہو گا کہ اس کا تبادلہ دہلی کرا دیا جائے ضرورت مند دیوانہ ہوتا ہے اور ایسی بات کو معمولی سمجھتا ہے لیکن جس نے سفارش کرنی ہو اس کی سو مشکل ہوتی ہے۔ چوہدری صاحب خط کا جواب باقاعدگی سے دینے کے عادی تھے اور اسے اخلاقی فریضہ سمجھتے تھے۔ جب اس نوجوان نے کلکتہ کی آب و ہوا اور اس سے لاحق ہونے والی بیماری کا ذکر کیا تو چوہدری صاحب کی ظرافت کی رگ پھڑک اٹھی انہوں نے حکومت کے لیٹر پیڈ پر جواب میں نہایت موٹے حروف میں ٹائپ کرا کے چٹھی پوسٹ کرا دی کہ اگر کلکتہ تمہیں سوٹ نہیں کرتا تو تمہاری مناسب جگہ بہلول پور کا گاؤں ہے تشریف لے جایئے۔ کئی قادیانی لڑکے جو دفتر میں ملازمت کرتے تھے اپنی کثرت اولاد کی وجہ سے چوہدری صاحب سے مالی امداد کے بھی خواہاں ہوتے تھے۔ چوہدری صاحب "از لقمہ دوختہ بہ" کے مصداق کچھ نہ کچھ روپیہ بھجوا دیتے تھے لیکن وہ نوجوان چوہدری صاحب کی چٹھی کی دفتر میں پبلسٹی کرتا تھا اور ان سے اپنے تعلقات خصوصی جتا کر اپنی اہمیت ظاہر کرتا تھا۔ ایک دفعہ جی ایچ کیو میں سویلین گزیٹڈ افسروں کی پوسٹیں نکلیں جنہیں مختلف چھاؤنیوں میں تعینات کرنا تھا۔ ایک قادیانی نوجوان نے درخواست میں اپنے جاننے والے یعنی ریفرنس کے خانہ میں بہت سے آئی سی ایس اور پی سی ایس افسروں کے نام لکھے اور سب سے اوپر چوہدری ظفر اللہ خان سپلائی ممبر گورنر جنرل کونسل کا نام لکھ دیا دفتر میں کرتا دھرتا امام دین تھے جو سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ یہ امام دین بڑے بذلہ سنج اور صاحب ہنج د بج کے آدمی تھے۔ طبیعت میں ظرافت بہت زیادہ تھی صفائی پسند تھے۔ بڑے خوش پوش صاحب ذوق اور خوش مزاج

شخصیت کے مالک تھے۔ مسلمانوں کے خاص خیر خواہ تھے ان سے سیدھے مسلمانوں کا کوئی کام ہوتا تو وہ حتی الوسع کرتے یہ وہ سیکرٹریٹ میں مسلمان عملہ کے ایک قسم کے لیڈر تھے یہ امام دین صاحب موجودہ سیکرٹری خارجہ مسٹر نائیک کے والد گرامی تھے جب درخواست انہوں نے پڑھی تو یہ ریمارک دیا کہ درخواست کنندہ کو چاہئے کہ وہ ریفرنس کے لئے پنجاب اور مرکزی حکومت کی سول لسٹیں ساتھ منسلک کر دے چوہدری صاحب کے نوٹس میں جب یہ بات آئی تو بہت ہنسے

آزادی سے پہلے جب قادیانیوں کے خلاف ایجی ٹیشن زوروں پر ہوگیا اور احرار نے تبلیغی کانفرنس کرنا شروع کر دی۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا ظفر علی خان کی خطابت اور سیاسی شاعری کا رخ سخن قادیانیوں کی طرف ہوگیا تو ملک میں ایک طرح کی لاء اینڈ آرڈر کی صورت پیدا ہوگئی۔ احراریوں نے قادیان میں کانفرنس رکھ دی بھیڑ اس قدر زیادہ تھی کہ ریلوے نے سپیشل گاڑیاں چلادیں سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ساری ساری رات تقریر کرنے میں ریکارڈ مات کر دیئے تو اس کشیدگی کی بنا پر چوہدری، ظفر اللہ نے ایک تجویز میں کہا کہ بہتر ہوگا کہ احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت قرار دے دیا جائے اگرچہ عام مسلمانوں کو اس میں کوئی اعتراض نہ تھا لیکن خاص مسلمانوں نے اسے چوہدری صاحب کے مکر چالاک کی ایک اپچ خیال کیا بات یہ تھی کہ مسلمانوں نے ہند کے ان چند صوبوں میں اپنی آبادی کی عددی اکثریت کی بنا پر علیحدہ وطن بنانے کی تحریک بھی چلائی ہوئی تھی اور مرکز میں ۳۳ فیصد کوٹہ کا مطالبہ بھی تھا اس وقت قادیانی بھی مسلمان آبادی کا ایک حصہ سمجھے جاتے تھے۔ چوہدری صاحب کا مطلب یہ تھا کہ قادیانیوں کے نکل جانے سے مسلمانوں کی آبادی کی عددی اکثریت قدرتی ان کے خلاف متاثر ہوگی یعنی مسلمانوں کو نقصان پہنچنے کی صورت نکل آئے گی۔ اور قادیانیوں پر مسلمانوں کی مخالفت کا دباؤ کم ہو جائے گا جو مسلمان آبادی کے مخصوص کوٹہ سے کہ نہ کہتے کر رہیں گے۔ بہرحال یہ بات آئی گئی ہوگئی۔ اور حکومت کی سطح پر کسی نے بھی اس کا نوٹس نہ لیا لیکن آزادی کے بعد جس طرح قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا گیا ہے اور اس کے جو نتائج نکلے ہیں وہ سب کو معلوم ہیں اور قادیانیوں نے اسے شدت سے محسوس بھی کیا ہے۔ لیکن یہ شوشہ چوہدری صاحب کا اپنا چھوڑا ہوا تھا خود کردہ را علاج نیست؟

زمیندار کے کالموں میں یہ بات اکثر چھپتی رہتی تھی کہ قادیانی انگریز سے مراعات لینے کے لئے اس سے کہتے رہتے تھے کہ ان کا فرقہ انگریز کا ہی خود کاشتہ پودا ہے یہ بات کسی قادیانی نے تحفظ کے لئے اپیل کرتے ہوئے اپنی کسی درخواست میں لکھ دی تھی جسے ان کے خلاف استعمال کیا گیا تھا۔ اصل بات صرف یہ تھی کہ رولٹ ایکٹ کی بے آئینوں کے زمانہ میں قادیانیوں کی حفاظت کی ضرورت محسوس ہوئی تھی جو انہیں لاہور کے فوجی کمانڈر کی طرف سے تحریراً مل گئی تھی۔ ہوا یہ تھا کہ ملک میں عام بے امنی تھی اور قادیانیوں کو خوف تھا کہ کہیں مسلمان اکثریت ان کی جان و مال کو خطرے میں نہ ڈال دے چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے ایک عرض داشت مراسلہ کی شکل میں انگریزی میں مرتب کی یہ مراسلہ ان کے خلیفہ مرزا۔ بشیر الدین محمود کے دستخطوں سے ان کی طرف سے لکھا گیا تھا۔ مراسلہ تاجدار برطانیہ اور وائسرائے کے نام تھا اس مراسلہ میں حکومت کو یقین دلایا گیا تھا کہ فرقہ احمدیہ کے لوگ ہر لحاظ سے سلطنت برطانیہ کے وفادار ہیں۔ اور اس فرقے کے کسی فرد کا کسی قسم کا تعلق بھی رولٹ ایکٹ کے خلاف مظاہرے کرنے والوں سے نہیں۔ حکومت برطانیہ نے اس مراسلہ کی رسید لارڈ چیمسفورڈ سیکرٹری آف سٹیٹ کے دستخطوں سے مرزا صاحب کو دے دی تھی اور یقین دلایا تھا کہ حکومت برطانیہ احمدیوں کو وفادار رعایا سمجھتی ہے اور ان کے جان و مال کی حفاظت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے گا۔ یہ خط و کتابت چھپ گئی تھی اور خود قادیان کے ایک انگریزی ماہنامہ میں چھپی تھی۔ اس سے مخالفین نے یہی سمجھا کہ قادیانی حکومت برطانیہ کے وفادار ہیں اس لئے ان کا شمار ملک دشمن عناصر میں ہونا چاہئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک برطانیہ کا راج ہند پر قائم رہا برطانیہ نے ہمیشہ ان کی وفاداری پر انحصار کیا اور قادیانیوں نے بھی انگریز سے وفاداری نبھانے میں اپنے قول و فعل سے کوئی فرق نہ آنے دیا۔ اسی وفاداری کے اظہار کی وجہ سے قادیان سے ترک جہاد کا فتویٰ صادر ہوا تھا جس پر علامہ اقبال نے یہ کہا تھا....

باطل کی فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر
ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر

قادیانیوں نے اپنی اقلیت کو غیر محفوظ پایا تھا لیکن وہ جس حد تک انگریز کے جاہ و جلال کے دعاگو ہوگئے ہیں ان کا دینی مزاج مشتبہ ہوگیا۔ مسلمانوں نے یہی محسوس کیا کہ کوئی قوم محکومیت سے آزاد نہ ہو سکے تو یہ جدا باب ہے لیکن محکومیت کی پائیداری کے لئے الہامی وجہ جواز تلاش کرنا اور پھر اسے اسلامی رنگ دینا بے خبری کی دلیل ہے اور اسی چٹان پر احمدیت کی تحریک پاش پاش ہوگئی۔

فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے

انگریز حکومت نے
مرزا محمود کو قادیانیوں
کی جان کی حفاظت کا یقین دلایا تھا

چوہدری ظفر اللہ خان سے توقع تھی کہ وہ اس معاملہ میں جرات گفتار یا جرات کردار کا مظاہرہ کر کے اس تحریک کو صحیح رخ پر ڈال سکیں گے۔ لیکن وہ تقلید میں بہت آگے نکل گئے اور اس مقام پر جا پہنچے کہ جسے ایک بار صداقت سمجھ لیا اس پر نظر ثانی کی گنجائش نہ رہ گئی۔

خواجہ عبدالحمید بٹ آف قادیان
حال لودھراں

آنجہانی سر ظفر اللہ خاں

کی سیاسی، مذہبی، اخلاقی کارکردگی کی چند جھلکیاں

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دھوکا دیتے ہیں یہ بازی گر کھلا (غالب)

آنجہانی سر ظفر اللہ خان ولد نصر اللہ خان قادیانی نے سابق وزیر خارجہ پاکستان کے متعلق بچہ بچہ جانتا ہے کہ اس نے مرزائی جماعت کی حمایت اور اس کی ترقی کے لیے مرزا محمود نام نہاد خلیفہ قادیان سے زیادہ کام کیا اور اس کی اسلام دشمنی سے بڑھ کر اسلام دشمنی کی وہ مسلمانوں کے ہر قومی کاز کو اپنی منافقت سے نقصان دیتا رہا، وہ مرزائی جماعت کا پالیسی میکر اور مینیجنگ ڈائریکٹر یا شیر جولڑ تھا اور مرزائیوں کے سالانہ میلے جس کو وہ جلسہ کا نام دیتے اپنی سرکاری اور غیر سرکاری حیثیت سے تقریر کرتا اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑتا تھا۔ اس معاملہ میں انگریزی حکومت کی اس کو تائید حاصل ہوتی، حکومت کا خود کاشتہ پودا ہونے کی وجہ سے ...... صرف مرزائیت کو ہی حقیقی اسلام کہتا اور غیر ممالک میں تو صرف مرزائیت ہی کا پرچار کرتا تھا۔

حال ہی میں سر ظفر اللہ خان کی جس بیماری سے لاہور میں موت واقع ہوئی ہے بعض افراد کا خیال ہے کہ سر ظفر اللہ خان کی مرتے موت اپنے نبی مرزا غلام احمد عرف سندھی کی سنت پر ہوئی عام کیا خاص لوگوں کو بھی اس بیمار کو دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔ غلام احمد عرف سندھی کی موت بھی لاہور میں ہوئی تھی جو مرض ہیضہ سے مرا، بعض مسلم صاحب اقتدار لوگوں نے دانستہ یا نادانستہ طور پر عامۃ المسلمین کے جذبات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کی مرتے موت پر جو بیانات دیئے ہیں وہ نہ صرف ناپسندیدہ بلکہ قابل افسوس تھا۔ جب پر غیرت مند عامۃ المسلمین نے سر ظفر اللہ خان مرحوم کی حمایت و تعریف پر احتجاج کیا ہے۔

ہمارے مسلم رہنماؤں نے سر ظفر اللہ خان کو مرحوم لکھا اور ان کے لیے دعا مغفرت کی حالانکہ وہ بخوبی مرزائیوں کے طرز عمل اور فتویٰ کو جانتے ہیں کہ مرزائی ہمیشہ مسلمانوں کو کافر سمجھتے اور کہتے رہے اور انہوں نے کبھی بھی مسلمانوں کے لیے دعائے مغفرت نہیں کی۔

مرزائیوں کا فتویٰ عام

"غیر احمدیوں کا کفر، بینات سے ثابت ہے۔ اور کفار کے لیے دعائے مغفرت جائز نہیں، فتویٰ مفتی سرور شاہ، مفتی سلسلہ قادیان، اخبار الفضل قادیان، فروری ۱۹۲۱ء) "جو شخص مرزا صاحب کی نبوت کا انکار کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے لیے دعائے مغفرت جائز نہیں (اخبار الفضل ۱۰ر اکتوبر ۱۹۲۱ء)

تو پھر جنازہ کیا ہے!

حضرت مسیح موعود نے (دشمن غلام احمد) صاف حکم دیا کہ غیر احمدیوں سے کوئی تعلقات نہ رکھیں، انکی غمی خوشی کے معاملات میں شامل نہ ہوں۔ جبکہ ہم نے ان کے غم میں شامل نہیں ہونا تو جنازہ کیسا!

(اخبار الفضل قادیان ۱۷ر جون ۱۹۱۶ء)

۱۱۔ اسی وجہ سے ظفر اللہ خان نے حضرت قائداعظمؒ کا جنازہ نہیں پڑھا، جب ان سے پوچھا گیا کہ تم نے اپنے محسن کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا؟ تو اس نے برجستہ جواب دیا وہ بھی ملاحظہ ہو۔

"بے شک میں نے قائداعظمؒ کا جنازہ نہیں پڑھا۔ مولانا نے پوچھا کیوں؟ سر ظفر اللہ نے جواب دیا کہ میں اس کو سیاسی لیڈر سمجھتا تھا، مولانا نے فرمایا، کیا تم مرزا قادیانی کو غیر نہ ماننے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہو سر ظفر اللہ نے جواب دیا کہ آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر (الفلاح پشاور ۲۸ر اگست ۱۹۴۹ء)

۱۲۔ مرزائیوں کے جلسہ جہانگیر پارک کراچی منعقدہ ۱۸ر مئی ۱۹۵۲ء میں سر ظفر اللہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا "اگر نعوذ باللہ آپ مرزا صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) کے وجود کو اسلام میں سے نکال دیا جائے تو اسلام زندہ مذہب ہونا ثابت نہیں کر سکتا بلکہ اسلام بھی دیگر مذاہب کی طرح ایک خشک درخت شمار کیا جائے گا۔ اور اسلام کو دیگر مذاہب پر کوئی برتری نہیں مل سکتی۔

پاکستان کے متعلق سر ظفر اللہ کا عقیدہ

۱۳۔ قرار داد پاکستان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا "جہاں تک ہم نے غور کیا ہے ہمارے مذہب کی بڑا دور تا ممکن العمل

خیال کرتے ہیں (ڈیلی ٹیلیگراف انڈیا صفحہ ۲۷، ۱۰ ۔ ۴۷ء) تقسیم ملک کے وقت سر ظفر اللہ خان مسلم لیگ کی طرف سے نمائندہ مقرر ہوئے کہ وہ ریڈکلف ایوارڈ میں مسلمانوں کے میمورنڈم کی تائید کریں اور پاکستان کو اس کا علاقہ صحیح ملے اور ضلع گورداسپور مسلم اکثریت کا علاقہ پاکستان کو ملے مگر سر ظفر اللہ خان نے جہاں مسلم لیگ کی طرف سے وکالت کرنی تھی۔ انہوں نے ساتھ ہی مرزائیوں کی طرف سے بھی باؤنڈری کمیشن میں احمدیہ میمورنڈم پیش کرایا جو کہ مرزا محمود کے اشارہ پر تھا اور کیفیت ملاحظہ ہو۔

"قادیان اسلامی دنیا کی ایک بین الاقوامی (انٹرنیشنل یونٹ) یونٹ بن چکا ہے اس لیے اس یونٹ کا حق ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ آیا وہ ہندیونین میں آنا چاہتی ہے یا پاکستان میں۔"

قادیان ضلع گورداسپور میں واقع ہے ضلع گورداسپور میں مسلمانوں کی ۵۱ فیصدی کی اکثریت تھی قادیان اور اردگرد کی آبادی نکال دی جائے تو اس کی اکثریت ۵۱ فیصد کی بجائے ۴۹ فیصد رہ جاتی ہے۔ جب سر ظفر اللہ خان نے پاکستان کی وکیل باؤنڈری کمیشن کے روبرو ضلع گورداسپور کو غیر مسلموں کی اکثریت کا ضلع بنا دیا تو ضلع گورداسپور پاکستان کو کیسے مل سکتا تھا۔

پاکستان کو صرف تحصیل شکر گڑھ دی گئی اور ہندیونین کو تحصیل بٹالہ، تحصیل گورداسپور، تحصیل پٹھان کوٹ دے دی گئی اور پاکستان سے ضلع گورداسپور کو خارج کر دیا گیا۔ جس سے ہندوستان کو کشمیر کا راستہ بنانے کا موقع مل گیا۔ یہ میمورنڈم مرزا محمود خلیفہ قادیان کے حکم سے سر ظفر اللہ نے پیش کیا مرزا محمود خلیفہ قادیان اس سے پہلے کئی دفعہ اعلان کر چکا تھا۔

پاکستان کا مطالبہ غلط ہے

"میں نے یہ بات پہلے بھی کئی بار کہی ہے اور اب پھر کہتے ہیں ہمارے نزدیک ہر تقسیم اصولاً غلط ہے۔"

(بیان مرزا محمود خلیفہ قادیان اخبار الفضل قادیان ۱۲ اپریل ۴۷ء)

مطلب یہ ہے کہ ہندوستان میں مل کر رہنے سے فائدہ ہے۔

الفضل ۱۷ اپریل ۴۷ء قادیان

اکھنڈ ہندوستان الہامی عقیدہ ہے

ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جاوے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں، اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد رہیں (اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مگر تم تو مسلمانوں اور پاکستان کے ساتھ متحد نہیں رہنا چاہتے تاکہ احمدیت (مرزائیت) اس وسیع جس میں ترقی کرے چنانچہ خدائی اشارہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ ممکن ہے کہ عارضی طور پر افتراق ہو اس لیے جماعت احمدیہ کا الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان کا وجود عارضی ہے) اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جدا جدا رہیں) مگر یہ حالت عارضی ہوگی بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ بھارت بنے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں (اخبار الفضل قادیان ۵ اپریل ۴۷ء)

متحدہ ہندوستان

اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے اگر عارضی علیحدگی ہوگی تو اور بات ہے۔ ہندوستان کی تقسیم پر ہم رضامند ہوئے تو یہ اور بات ہے۔ خوشی سے نہیں۔ بلکہ مجبوری سے اور پھر کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جاوے۔ (بیان مرزا محمود خلیفہ، امام جماعت احمدیہ قادیان ۱۶ مئی ۴۷ء)

مرزائی قادیانی بھگوڑے

حالات اس قدر نازک صورت اختیار کر گئے ہیں کہ عاشقان احمد (مرزائی)، ہجرت پر مجبور ہو گئے اور اس قدر صدمہ ہوا کہ ہجرت کے بعد سلسلہ کے بزرگ اور حضرت مسیح موعود کے بعض صحابہ (قادیانی کمپنی کے حصص دار) اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ اے کاش انڈین یونین میری بات کو سمجھے کہ احمدیوں نے قادیان اور قادیان والوں کی خاطر ساری دنیا کو چھوڑا ہے اب وہ اس کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وعلی عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم انک حمید مجید۔ (اخبار الفضل قادیان ۲۷ مئی ۴۸ء)

پاکستان میں انٹورپ

سر فرانسس موڈی گورنر پنجاب نے سر ظفر اللہ اور شیخ بشیر احمد مرزائی ایڈووکیٹ لاہور کی بھاگ دوڑ پر جاتی دفعہ اپنے خود کاشتہ پودا کی پرورش کی اور ربوہ بنانے کے لیے ۱۰۳۵ ایکڑ رقبہ چنیوٹ کے قریب تقریباً ایک آنہ فی مرلہ کے حساب سے دلا دیا۔

قادیانی زبانی حلف نامہ

قادیانی حلف نامہ جو سر ظفر اللہ خان اور مرزا محمود خلیفہ قادیان نے مل کر تیار کیا۔ احمدیہ والنٹیرز کور، مجلس خدام الاحمدیہ نیشنل لیگ، حزب اللہ، انصار اللہ مجلس اطفال احمدیہ کے ممبران سے لیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

"خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اقرار کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے قادیان کو جماعت احمدیہ کا مرکز بنایا ہے۔ میں اس حکم کو پورا کرنے کے لیے ہر قسم کی کوشش اور جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس مقصد کو کبھی بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دوں گا اور اپنے نفس کو اور اپنے بیوی بچوں کو اور اگر خدا تعالیٰ کی مشیت یہی ہو تو اولاد کو ہمیشہ اس بات کے لیے تیار کرتا رہوں گا کہ وہ قادیان کے حصول کے لیے ہر چھوٹی بڑی قربانی کے لیے تیار رہیں۔

اے خدا مجھے اس عہد پر قائم رکھنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (بحوالہ کتاب پاکستان مرزائیت)

مرتضیٰ احمد خان ایڈیٹر روزنامہ مغربی پاکستان لاہور۔

ناظرین۔ اس حلف نامہ میں ہر قسم کی کوشش کا جامع لفظ ہے جو قابل غور ہے جس میں پاکستان کے

جاسوسی اور پاکستان سے غداری، فراری، انجارت سب کچھ شامل ہو سکتا ہے۔

احمدی اقلیت تسلیم کی جاوے

آنجہانی سر ظفر اللہ۔ اپنے سرکاری عہدہ پر قائم رہتے ہوئے اور غیر سرکاری حالت میں بھی مرزا محمود کے نمائندہ کی حیثیت سے پاکستان بننے سے پہلے اور بعد میں بھی صرف اور صرف مرزائیوں کے حقوق کے لیے اور مسلمانوں سے علیحدگی کے لیے کوشش کرتا رہا۔

ملاحظہ ہو "میں نے نمائندہ کی معرفت (سر ظفر اللہ خان) اگرچہ نام نہیں لیا ایک بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کیے جائیں جس پر اس افسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہیں (یعنی ہندوؤں مسلمانوں سے الگ قوم کی حیثیت سے) اور تم ایک پارسی پیش کرو۔ میں اس کے مقابلہ میں دو۔ دو احمدی پیش کروں گا۔ (مرزا محمود خلیفہ قادیان کا بیان۔

اخبار الفضل قادیان ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء

سر ظفر اللہ خان کی بیرون ملک سرگرمیاں

لیک سکس نومبر۔ ۷۔ "عرب ڈیلیگیشن نے امریکہ سے بذریعہ تار حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان ڈیلیگیشن (DELIGATION) کے لیڈر سر ظفر اللہ خان کو مسئلہ فلسطین کے تصفیہ تک یہیں ٹھہرنے کی اجازت دی۔

(اخبار الفضل قادیان ۹ نومبر ۱۹۴۷ء)

سر ظفر اللہ خان کے متعلق یہ تار حکومت پاکستان کو آنا چاہیے تھا جس کا وہ نمائندہ تھا مگر سر ظفر اللہ خان نے عرب نمائندوں سے یہ تار اپنے خلیفہ کو بھجوایا۔ مجھے چند دن ہوئے پاکستان کی حکومت کا تار ملا کہ وزیر مال۔ امریکہ میں ہے تمہارے متعلق ضروری کام ہے تم ان سے ملنے کے بعد امریکہ سے روانہ ہونا میں نے جواباً تار دیا کہ میرا ارادہ یہاں سے ۲۹ کو چلنے کا ہے مزید میرے لیے ٹھہرنا مشکل ہے۔ (ظفر اللہ خان ۱۰ نومبر منقول اخبار زمیندار لاہور)

بہی خواہان پاکستان کا اضطراب

اسمٰعیل خان جلال خان وزیر بلدیات و مجالیات صوبہ سرحد نے ایبٹ آباد میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا پاکستان کی پانچ سالہ تاریخ میں یہ بات نمایاں طور پر نظر آرہی ہے کہ حکومت کا جو معاملہ سر ظفر اللہ خان کے سپرد ہوا اس میں حکومت کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا، جس کے ساتھ پاکستان کی حیات وابستہ ہے جب تک وزارت خارجہ کے عہدہ پر سر ظفر اللہ خان موجود ہے کشمیر پاکستان کو ہرگز ہرگز نہیں مل سکتا۔

(اخبار آزاد لاہور۔ ۳ جون ۱۹۵۲ء)

کراچی میں مسلم پارٹیز کنونشن

مورخہ ۲ جون میں محمد ہاشم گزدر ممبر دستور ساز اسمبلی پاکستان نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ چوہدری ظفر اللہ خان کشمیر کا مسئلہ پیش کرنے کے لیے لیک سکس گئے ہوئے تھے میں ان دنوں وہاں موجود تھا وہاں لابی میں یہ مشہور ہے کہ سر ظفر اللہ خان وہی کام کرنا چاہتے ہیں جو ہندوستان چاہتا ہے چنانچہ میں نے اسی روز تمام احوال سے حکومت پاکستان کے منسٹر کو مطلع کر دیا تھا اس کے بعد میں نے تمام ممالک کا دورہ کیا اور محسوس کیا کہ اکثر ممالک میں ہمارے دفاتر خارجہ مرزائیت کی تبلیغ کے اڈے بنے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا کہ چوہدری ظفر اللہ خان کے انگریزوں اور ہندوؤں سے گہرے مراسم ہیں سر ظفر اللہ خان قادیانی پاکستان سے زیادہ اپنے امام مرزا بشیر کے وفادار ہیں اور اپنے امام کی ہدایات کے مقابلہ میں حکومت پاکستان کے احکام کو ٹھکرا دیتے ہیں تقریر کرتے ہوئے کہا میرے کئی دوست محض دنیاوی فوائد کے لیے مجبوراً قادیانی ہو گئے۔ پاکستان میں جو شخص اکھنڈ بھارت کے نعرے لگاتا ہے۔ وہ پاکستان کا دشمن ہے اور ہماری بدقسمتی ہے کہ اس وقت اکھنڈ ہندوستان کا عقیدہ رکھنے والے مرزائی ملک کی ستر ۷۰ فیصد کلیدی آسامیوں پر فائز ہیں اگر خدانخواستہ کسی وقت جنگ ہو گئی تو نا معلوم ہمارا کیا حال ہوگا۔ اور افسران کی پوزیشن کیا ہوگی۔

مصر میں احتجاج

قاہرہ ، جولائی ۵۲ ۱۹ء مصر کے مفتی اعظم سید محمد حسنین المخلوف نے لکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں میں حیران ہوں کہ پاکستان جیسی اسلامی ریاست میں ایک قادیانی کو وزیر خارجہ کیسے مقرر کر دیا گیا۔ (زمیندار ۸ جولائی ۱۹۵۲ء)

ہمارے وزیر خارجہ کی خارجہ پالیسی ہر لحاظ سے ناکام ہو چکی ہے۔ اس سے بھارت کی سیاسی اہمیت بڑھ گئی ہے اس بلاک نے منہ مانگی قیمت دے کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ (روزنامہ آفاق لاہور ۱۳ اپریل ۱۹۵۲ء)

ہمارے سفارت خانے اور مرزائی

حکومت اسرائیل میں امریکی سفارت خانے کے سیکرٹری نے واقفیت ہونے پر لنچ LUNCH پہ بلایا اس موقع پر ان کو تبلیغ کی گئی مسئلہ فلسطین کے متعلق پاکستانی نکتہ نگاہ کے متعلق بحث کی گئی۔

ڈاکٹر آر ایف بنچ جو مسئلہ فلسطین میں یو این او کی طرف سے ثالث تھے ان کے ساتھ لنچ پر تقریب پیدا ہوئی اس موقع پر دو گھنٹے تعلیم اسلام پر گفتگو ہوئی۔ (تعلیم اسلام سے مراد مرزائیت کی تعلیم)

مسٹر جارج حکیم آف لبنان سے سلسلہ احمدیہ کے متعلق باتیں ہوئی سفارت خانہ پاکستان کے بعض افسروں کو مسجد میں مدعو کیا گیا اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات سے واقف کیا گیا اس سے بڑھ کر مرزائیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لیے پاکستانی سفارت خانوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

سپین SPAIN اراگون ARAGON

اراگون کے چوٹی کے اخبار نے خاکسار کے فوٹو کے ساتھ مختصر سا آرٹیکل شائع کیا (مرزائیوں کے مبلغ

کام دراصل جرنلسٹ نے بذمت دوران گفتگو میں بعض سیاسی حالات پر تبادلۂ خیال کیا جس میں مصر اور ایران کے ساتھ سلوک تھا بندہ نے فرمایا کہ دنیا کے موجودہ حقیقی رہنما امام جماعت احمدیہ نے ہند، پاکستان کی آزادی سے قبل انگلستان کو مشورہ دیا تھا کہ انگلستان کے لیے بہتر ہو گا کہ انگلینڈ ان ملکوں کو آزاد کر دے جو غلام ہیں تاکہ ان ملکوں کی کئی لاکھ سپاہی اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہوئے از خود کمیونزم کا مقابلہ کریں۔ (الفضل ۱۶ جنوری ۱۹۵۲ء)

ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کی دھمکی

سر ظفر اللہ نے حال ہی میں ایک تقریر کرتے ہوئے صاف صاف کہہ دیا مجھے وزارت سے علیحدہ کیا گیا تو میں پاکستان میں نہ ٹھہروں گا بلکہ کسی اور جگہ چلا جاؤنگا۔ (تقریر ظفر اللہ مندرجہ اخبار زمیندار ۱۲ اگست ۱۹۵۲ء)

گویا سر ظفر اللہ تبھی پاکستان رہ سکتے ہیں کہ ان کو وزیر خارجہ رکھا جائے ورنہ وہ دشمن ملک میں چلے جائیں گے۔

ناظرین سر ظفر اللہ اور مرزا محمود دونوں ہم پیالہ ہم نوالہ تھے جیسے باہمی گوشت پوست آخر میں دونوں کی سیاسی، مذہبی اخلاقی زندگی ایک ہی جیسی تھی ان کی غیر ملکی تبلیغ کی جھلک بھی ملاحظہ ہو۔

فرانسیسی ناچ گھر میں پیر و مرشد کی تبلیغ

جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے یہ خیال تھا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ دیکھوں مگر قیام انگلستان کے دوران مجھے موقع نہ ملا واپسی پر جب ہم فرانس FRANCE آئے تو میں نے چوہدری ظفر اللہ خان سے جو میرے ساتھ تھے کہا مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں۔ جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آئے وہ بھی فرانس سے واقف نہ تھے مگر مجھے اوپیرا (ڈانس گھر) میں لے گئے اوپیرا سینما کہتے ہیں جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا یہ اعلیٰ سوسائٹی کی جگہ ہے جسے دیکھ کر آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ میری نظر کمزور ہے اس لیے دور تک اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں میں نے چوہدری صاحب سے کہا کیا یہ ننگی ہیں انہوں نے بتایا نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں مگر باوجود اس کے وہ ننگی معلوم ہوتی ہیں۔

بیان خلیفہ محمود امام سلسلہ احمدیہ قادیان اخبار الفضل ۱۸ جنوری ۱۹۳۴ء قادیان)

ناظرین آپ کو یاد ہوگا کہ سر ظفر اللہ خان کے خلیفہ مرزا محمود نے جب لاہور میں سسل ہوٹل سے اٹلی کی مشہور ڈانسر مس روفو کو لاہور سے اغوا کیا تھا تو وہ قادیان کے قصر خلافت سے برآمد ہوئی تھی اور خلیفہ محمود قادیان قانون کی زد میں آنے والا تھا کہ سر ظفر اللہ خان کی امداد (انگریز سرپرستی کی خدمات) کام آئی اور جب مرزا ناصر آنجہانی ڈلہوزی کوٹھی میں پولیس میں گرفتار ہوا تو شیخ نور محمد صاحب سابق ڈپٹی کمشنر اور سر ظفر اللہ خان کی امداد سے مرزا ناصر کی رہائی ہوئی اور جب مرزا محمود نے جوابوبکر جمال عرب کی لڑکی سے شادی کی اس کی تقلید میں سر ظفر اللہ خان نے بھی ۵۰، سالہ عمر میں ایک نوجوان عرب لڑکی سے شادی کی۔ پہلے اس کو سبز باغ دکھائے جو بعد میں سراب ثابت ہوئے، پھر اس نے ظفر اللہ سے طلاق حاصل کر لی۔

پس سر ظفر اللہ خان اور مرزا محمود خلیفہ قادیان دونوں ہم پیالہ ہم نوالہ تھے دین اسلام کے مخالف محمد عربی کی رسالت کے باغی، دشمن اسلام غدار وطن تھے پھر ظفر اللہ خان کا کفریات سے ثابت ہے، پاکستان سے غداری پھر اس کے لیے دعا مغفرت، خدا تعالیٰ کے غضب و عذاب کو دعوت ہے اس غلطی پر فوری توجہ اور غلطی کا اقرار بہتر ہے۔

وما علینا الا البلاغ

آزمائش شرط ہے!

یہ ضلع مظفر گڑھ کا واقعہ ہے۔ آج سے ۲۱، ۲۲ سال پہلے میں کچھ علماء حضرات کو لے کر ایک بستی میں جا رہا تھا۔ پرانی گاڑی، گرمی کا موسم، کڑکتی دھوپ کہ ہماری گاڑی دلدل میں پھنس گئی۔ ان علماء حضرات نے بتایا کہ رد قادیانیت پر ایک جلسہ ہے اس سے خطاب کرنا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ قادیانی کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ قادیانی، مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔ پھر تفصیل سے انہوں نے قادیانیوں کے عقائد بتائے۔ مجھے مرزا قادیانی کے نظریات سن کر بڑا غصہ آیا۔ اور میں نے کہا کہ یہ تو بڑا ملعون شخص تھا۔ جس نے نبوت پر ڈاکہ ڈالا۔ قصہ مختصر یہ کہ ہم چار پانچ افراد نے اپنی پوری کوشش کر ڈالی کہ کسی طرح گاڑی نکلے۔ لیکن گاڑی نکلنے کا نام نہ لیتی تھی۔ اور نہ اسٹارٹ ہوتی تھی۔ معاً مجھے خیال آیا کہ ہم ایک نیک کام کے لیے جا رہے ہیں کیوں نہ اس ملعون شخص پر لعنت بھیجیں جس نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا۔ میں نے فوراً یہ ترکیب آزمائی اور اس مدعی نبوت پر ۱۰۰ مرتبہ لعنت بھیجی۔ خدا کی قدرت کہ گاڑی اسٹارٹ بھی ہو گئی اور دلدل سے بھی نکل آئی اور ہم اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

(خادم ختم نبوت عبد الرشید ڈرائیور مظفر گڑھ حال کراچی)

افکار قارئین

یہ اندازِ مسلمانی؟

عبدالواحد بیگ المرحوم [illegible] ملتان

جنگ فورم میں خواتین کھلاڑیوں متعلق مجلس مذاکرہ سے یہ خبر وحشت اثر ظاہر ہوتی ہے کہ قوم کی بیٹیوں کو بین الاقوامی کھیلوں کے مقابلوں میں حصہ لینے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔ اور کوریا بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پاکستان میں کچھ مغرب زدہ رنگین مزاج افراد نے مسلسل جدوجہد کے بعد قوم کی بیٹیوں کو اس قدر بے باک کر دیا ہے کہ وہ شعائر اسلام کی مخالفت، قومی غیرت سے بغاوت اور دین سے بیزاری کو آزاد خیالی اور اپنا خصوصی حق تصور کرنے لگی ہیں گویا کہ بقول علامہ اقبال ؒ ؎

جہنم کے آناد شعلوں کے بدلے
غلامی کی جنت کو قربان کر دے

کا مصداق بن رہی ہیں۔ وہ بزعم خود خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو وبال سمجھتی ہیں۔ نعوذ باللہ
تعجب ہے کہ اس ناقص العقل اور ناقص الدین طبقہ پر کہ وہ عبادات کے لیے مساجد کی طرف قدم رنجہ فرمانا تو پسند نہیں کرتیں ______ لیکن بازاروں میں بے پردہ گھومنے، کھیلوں کے میدان میں اپنے کرتب دکھانے بین الاقوامی میلوں میں غیر محرم مردوں کے ہمراہ جانے ٹی وی اور اخبارات میں تصاویر اور رنگین نمائش کا ذوق اور شوق ان کی تفریح کا لازمی حصہ ہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ جب کسی قوم کے رگ و ریشہ میں برائی رچ بس جاتی ہے تو وہ پیغمبر کی بات بھی ٹھکرا دیتی ہے۔ ایسے بے حیا اور بے غیرت لوگوں کو ملت اسلامیہ سے فوراً الگ ہو جانا چاہیے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت، یعنی بے حیا باش وہر چہ خواہی کن ______ اسلامی معاشرت میں بے حیا کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔
مسلمانوں کو ایسے گمراہ اور گمراہ کنندہ غضب الٰہی کو للکارنے والے افراد کی ضرورت نہیں ہے۔ صدر مملکت کو جو نبی اختیار حکمرانی ملا اور کرسی اقتدار سنبھالتے ہی اسلام اور نفاذ اسلام کے دعاوی سے عوام الناس کو خوب بہلایا مگر حالات حاضرہ بتلا رہے ہیں کہ محمدی اسلام اور ذاتی اسلام میں بعد المشرقین ہے محمدی اسلام میں محرم کے بغیر خواتین کو تنہا فریضۂ حج ادا کرنے کی اجازت بھی نہیں ہے۔ نرم نسوانی لہجہ میں غیر محرم سے پس پردہ گفتگو بھی پسند نہیں ہے۔ بیٹی! کسی غیر محرم چھابڑی والے کے سامنے کھلے منہ آنا اور خرید و فروخت کرنا بھی ناپسندیدہ بات ہے لیکن عوامی اسلام میں غیر محرم مردوں کے ساتھ تصاویر چھپوانا، سفر کرنا، گھل مل جانا اور کھیل دکھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حالیہ جمہوری تماشا میں جب وزیر اعظم کا انتخاب ہوا تو ان کے اہل خانہ نے پریس فوٹو گرافروں کو تصویر بنوانے سے انکار کر دیا تھا۔ مگر ان کے علاوہ اکثر وزراء وارا کین کی خواتین رنگین عکاسی کے ذریعے اخبارات کی زینت بن چکی ہیں۔ دراصل مسلمانوں کو ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت بے حیا، بے دین اور حرام خور بنانے کا عمل جاری ہے۔ فرنگی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ایسے حالات اور ماحول پیدا کیے جا رہے ہیں کہ مذہب کے ائل اصولوں پر رنگ بدلتے زمانے کے مطابق عمل آسان ہو جائے اور خدانخواستہ اسلامی تہذیب و معاشرت کو ہمیشہ کیلئے ختم کیا جا سکے ؎

خدا سے ڈرو اور مکر و فریب سے کام نہ لو
یا اسلام پر چلنا سیکھو یا اسلام کا نام نہ لو

موجودہ ثقافتی طوفان قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے منتخب وزراء وارا کین مرد ہوں یا خواتین سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ:

”وہ لوگ اگر ہم انہیں دنیا میں حکمرانی دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، نیک کام کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں اور ہر کام کا انجام تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے“ (سورۃ الحج آیت ۴۱ پ ۱۷)

غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو کرسی اقتدار پر پہنچایا اور اختیار حکمرانی بخشا ہے۔ تو آپ کے ذمہ یہ کام بھی لگا دیے ہیں۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ ان ذمہ داریوں کو پورا کریں...... بصورت دیگر قدرت کا انتقام پوری قوم کے لیے وبال بن سکتا ہے۔ تمام اراکین اسمبلی اور وزرائے مملکت وغیرہ ہم کو ایسا پاکیزہ ماحول پیدا کرنا چاہیے جو ایک حقیقی اسلامی معاشرہ کی تعمیر میں مددگار معاون ہو۔ اختیار حکمرانی ایک مقدس امانت ہے فرمان باری تعالیٰ ہے۔

”اے داؤد! ہم نے تجھے زمین میں بادشاہ بنایا ہے (یعنی خلافت ارضی اور اقتدار حکمرانی عطا فرمایا ہے) پس تم لوگوں میں انصاف سے فیصلہ کیا کرو اور نفس کی خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی بیشک جو لوگ اللہ کی راہ سے گمراہ ہوتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب

باقی صفحہ پر

مفکرِ احرار چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ

تکمیلِ دین اور ختمِ رسالت

چوہدری صاحب کا یہ مضمون ان کی زندگی میں ایک کتابچہ کی شکل میں شائع ہوا تھا۔ ایسے کتابچے ہمارے اکابر کی یادگار ہیں۔ اگر کچھ دوستوں کے پاس چوہدری صاحب یا دوسرے اکابر کی تحریریں موجود ہیں تو وہ ہمیں ارسال کریں۔ تاکہ افادۂ عام کیلئے انہیں ختم نبوت میں شائع کر دیا جائے۔ ادارہ

مشیت ایزدی نے دنیا کے کامل انسان پر دین حق کی تکمیل کر دی۔ حضرت محمد رسول اللہ اسلام کی عمارت کے آخری معمار قرار پائے۔
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا اور تم پر نعمت پوری کر دی۔ کے جانفزا پیغام کے معنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی لَانَبِیَّ بَعْدِیْ (میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا) کے ارشاد سے واضح کر دیئے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ العالمین اسی لئے قرار دیئے گئے کہ ان کے بعد نوع انسان نئی تعلیمات اور نئے نئے رسولوں پر مبنی نوع درنوع تقسیم ہونے سے بچ جائے۔ آنحضرتؐ کے تشریف لانے کے ساتھ ہی دنیا کی تمام ترقیوں کے راستے کھل گئے۔ یہ آپ ہی کے وجود باوجود کا اعجاز ہے کہ آپ کے ظہور کیساتھ ملکوں اور قوموں میں باہم میل جول اور ربط ضبط کے مواقع پیدا ہو گئے۔ زمانہ بتدریج ترقی کرتے کرتے یہاں تک پہنچ گیا کہ لاکھوں میلوں کی مسافت دنوں میں طے ہونے لگی۔ اور برسوں کے سفر گھنٹوں میں طے ہونے لگے۔ اسلام کا یہ دعویٰ کہ میں تمام زمانوں اور تمام قوموں کیلئے ایک ہی مشترکہ پیغام لایا ہوں۔ حالات اور واقعات سے سچ ثابت ہونے لگا کہ اسلام سے قبل دنیا کے حالات ایسے تھے کہ مشترکہ تربیت ناممکن تھی۔ چنانچہ زمانہ کے حالات کیمطابق نبی الگ الگ قوموں اور ملکوں کیلئے مبعوث ہوتے رہے۔ کیونکہ اپنے ملک کے باہر دعوت واشاعت میں ناقابل عبور مشکلات تھیں۔ تاآنکہ رحمت حق جوش میں آئی۔ حضرت محمد رسول اللہؐ کا ظہور ہوا اس شمع کے نور سے دنیا میں روشنی پھیلی:۔

اب دنیا کو معلوم ہوا کہ اختلاف مذہب کی بناء پر انسان گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ اسلیئے ہر شخص نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ دنیا کو ایک مشترکہ مذہب کی ضرورت ہے۔ ظاہر ہے کہ اب زمانے کے حالات اتنے بدل چکے ہیں کہ لوگ یوں بھی اختلاف مذہب کی بناء پر ایک دوسرے کو جہنمی قرار دینے کو ناپسند کرتے ہیں۔ گویا زمانہ نئے نئے نبیوں کے دعووں کی بناء پر گروہ در گروہ تقسیم ہونے سے بالکل انکار پر آمادہ ہے۔ اب زمانے کی سپرٹ کو لَانَبِیَّ بَعْدِیْ کے ارشاد اور اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے ربانی حکم کو ملا کر پڑھو تو منشائے ایزدی صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلعم کے ظہور اور ان پر تکمیل دین سے اس زمانہ کی سپرٹ اور ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں اس زمانے کے حالات اور اس زمانے کے انسانوں کی سپرٹ پورے طور سے موجود تھی۔ یا یوں کہو کہ آنحضرت صلعم کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام دنیا کے لوگوں میں خود بخود یہ سپرٹ پیدا کر دی کہ اب تمام دنیا ایک ہی پیغام اور ایک ہی پیغامبر کے تابع ہو جائے۔ ادھر تکمیل دین کی آیت اتری۔ لانبی بعدی سے آنحضرت صلعم نے اسکی وضاحت فرما دی۔ ساتھ ہی آنے والے زمانے کی سپرٹ نے لانبی بعدی اور اکملت لکم دینکم کی تصدیق کر دی:۔

مرزائی احباب کہتے ہیں کہ باب نبوت بند ہونے کے دعویٰ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ کی رحمت کا دروازہ بند ہو گیا۔ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ لوگوں کو رشد وہدایت کیلئے نبیوں کا ظہور تا قیامت ضروری ہے دیکھو سلامتی کے مذہب یعنی دین اسلام ایک حد تک اس ضرورت کو ملحوظ رکھتا ہے۔ یعنی مجددوں کے آنے کا اقرار موجود ہے۔ مگر مرزا صاحب اس

کے بھی مصداق نہیں ہیں۔ لیکن کسی ایسے نبی کے آنے کا انکار ہے جس کے دعویٰ کی بنا پر اسکے نہ ماننے والے لوگ قابل مواخذہ سمجھے جائیں گے۔ غور کرو کہ بنی نوع انسان کیلئے اسلام کی پیش کردہ صورت باعث رحمت ہے یا مرزائیوں کا مذہبی دعویٰ دنیا کیلئے بہتر ہے کہ مرزا غلام احمد یا اسی قسم کے بعد کے آنے والے نبیوں پر ایمان نہ لانے والا کافر ہے۔ بعض اوقات دانا بھی بیوقوفوں کی سی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ مرزائیوں میں سے اکثر اس دعویٰ کے بودا پن کے قائل ہیں۔ یعنی ایک خاص جماعت لاہوری مرزائیوں کے نام سے مشہور ہے۔ اسی بنا پر مرزا صاحب کی نبوت سے انکاری لیکن قادیانی مرزائیوں میں سے تعلیم یافتہ طبقہ مرزا صاحب کو نبی مان کر نہ صرف عالم اسلام بلکہ زمانہ بھر کیلئے مذاق کا باعث بن رہا ہے۔ اگر اسلام کے اصول اور زمانہ کے سپرٹ کے خلاف مرزائیوں کیطرح یہ تسلیم کر لیا جائے کہ باب نبوت تاقیامت کھلا رہے گا اور ہر آنیوالے نبی پر ایمان نہ لانیوالا جہنمی قرار دیا جائیگا۔ تو غور کرو نسلوں کی نسلیں یوں ہی کفر کی موت مریں گی اور نبیوں کے حلقہ احباب سے باہر سب دنیا جہنم میں جائیگی اور بار بار نسل انسانی بیش از بیش مذہبی گروہوں میں تقسیم ہوتی چلی جائیں گی اور مذہبی تقاضوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔

قادیانی کہتے ہیں کہ نبوت کے دروازے کا بند کرنا ایک انوکھی بات ہے۔ حالانکہ وہ اس انوکھی بات کے قائل ہیں کہ اسلام اور اسلام کے بانی کی دعوت تمام دنیا اور قیامت تک کیلئے ہے۔ اب اس تعلیم میں کمی بیشی کی گنجائش نہیں جب ایک نبی برخلاف تمام پچھلے نبیوں کے تمام دنیا کیلئے اور زمانوں کیلئے آچکا تو...... پھر کسی نئے مدعی نبوت کی ضرورت ہی پیدا نہیں ہوتی ہاں اگر مرزائی حضرات اس امر کا باطل دعویٰ کریں کہ جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی مخصوص ملکوں اور مخصوص قوموں کے لئے آتے اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کسی ایک خاص ملک کیلئے مبعوث ہوتے تھے۔ اور مرزا کسی اور ملک اور کسی اور قوم کے لئے نازل ہوئے اور خاص خاص ملکوں اور قوموں کی ہدایت کیلئے خاص خاص نبیوں کو بھیجنے کی سنت ابھی جاری ہے۔ لیکن وہ ایسا تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام قوموں اور تمام زمانوں کیلئے آفتاب ہدایت ہیں۔ تو اس آفتاب کے سامنے مرزائی نبوت کا دیا جلانا یقیناً بے عقلی کی بات ہے۔ اسلام کا یہ دعویٰ کہ وہ تمام آنیوالی نسلوں اور زمانے کی ضرورتوں کا کفیل ہے اور قرآن پر مسلمانوں اور قادیانیوں کا مشترکہ یقین کہ اسکے مخاطب تمام قومیں تمام نسلیں، اور تمام آنیوالا زمانہ ہے اس اعتقاد کو ختم کر دیتا ہے کہ نبوت کا باب بدستور کھلا ہے کاش! مرزائی اتنی موٹی بات کو سمجھیں کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ وہ تمام ملکوں اور قوموں کیلئے مشعل ہدایت ہیں اور قرآن تا قیامت مومنین کی جان کا نور رہے گا تو باب نبوت کا وا سمجھنا سوائے فتنہ کے دروازہ کھولنے کے اور کیا مطلب رکھتا ہے۔ عزیزو اس سچی بات پر یقین رکھو کہ اسلام تمام قوموں، تمام ملکوں اور تمام زمانوں کیلئے بہترین دستور عمل ہے۔ اس لئے اس پیغام کو لانے والا تمام قوموں اور ملکوں کیلئے واجب التسلیم پیغمبر ہے۔ عقل انسانی اور ضرورت زمانہ کو تو اب اس بات پر اصرار ہے کہ قومیں نئے نئے نبیوں کے دعووں کی بنا پر گروہوں میں تقسیم نہ ہوں دنیا کا ایک ہی مشترکہ مذہب ہو جو امن و سلامتی اور بنی نوع انسان کے اتحاد کا ضامن ہو۔ یہ مذہب اسلام ہے اسکو لانے والے کے فیض کو تمام زمانوں کے لئے کافی قرار دیا جائے۔

میری بحث کے تین جزو ہیں

اول۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جسقدر نبی مبعوث ہوتے وہ خاص خاص قوموں اور خاص خاص ملکوں کیلئے مبعوث ہوتے تھے ان کا فیض عام نہ تھا۔ یہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات تھی جو رحمۃ للعالمین کہلائے اور تمام دنیا کے لئے ہادی قرار پائے اس دعویٰ کی بنا پر عقل کو تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبوت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

دوم۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کلام اترا وہ تمام نسلوں اور تمام زمانوں کے لئے بہترین دستور عمل ہے اور اس کلام کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی ذات پاک پر لی ہے۔ لاکھوں قرآن پاک کے حفاظ اس کے شاہد عادل ہیں۔ اسلئے ایسی ہمہ گیر اور تاقیامت باقی رہنے والی تعلیم دینے والا نبی آخرالزمان ہی کہلا سکتا ہے اور اس کے بعد کسی نبی کے آنے کا خیال باطل ہے۔

سوم۔ بار بار نبیوں کے آنے اور ملک ملک اور قبیلے قبیلے میں پیغمبروں کے آنے کی سرے سے ضرورت ختم ہو چکی ہے۔ کیونکہ اللہ کے فضل اور رسول عربی ﷺ کے فیض سے زمانہ ترقی کے ان مراحل میں پہنچ چکا ہے۔ جہاں ایک مذہب ایک حکومت اور ایک زبان کی ضرورت تسلیم کی جارہی ہے۔ زمانہ زبان حال سے مذہبی گروہ بندیوں کیخلاف صدائے احتجاج بلند کر رہا ہے۔ اسلئے منشائے ایزدی بنی نوع انسان میں جاری اور طاری سپرٹ سے ظاہر ہو رہا ہے اور وہ یہی ہے کہ آیندہ نسل انسانی زیادہ سے

تحریر عبدالناصر خان

مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ کینٹ بازار

شارع فیصل کراچی کی

کارگزاری

علاقہ کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی میں قادیانیوں کا مضبوط مرکز جہاں ان کی عبادت گاہ جس کا نام انہوں نے احمدیہ مسجد مبارک قادیانی آرڈیننس نمبر ۲۰ مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے نفاذ سے قبل رکھا ہوا تھا آرڈیننس کے نفاذ کے بعد انہوں نے اپنی عبادت گاہ پر بیت الذکر کا بورڈ لگا دیا، یہاں قادیانیوں کی دیدہ دلیری کا یہ عالم تھا کہ ان کی عورتیں اس علاقے کے مسلمانوں کے گھروں میں جا کر انہیں "قادیانیت" کی تبلیغ پر مبنی لٹریچر فراہم کرتی تھیں اگر کوئی یہ لٹریچر لینے پر آمادہ نہ ہوتا تو اس کے گھر میں ڈال کر چلی آتی تھیں اس کے علاوہ یہ لوگ اپنے "جلسہ سالانہ" پر جو کہ مسلمانوں کو اسلام سے مرتد کرنے کی غرض سے "ربوہ" میں منعقد ہوتا تھا اس میں اس علاقے کے مسلمانوں کو یہ لوگ مختلف حیلوں بہانوں سے لے جاتے تھے اس کے علاوہ کفر و الحاد و زندقہ کے اس "بیت الخلافت" میں قادیانیت کی تبلیغ پر مبنی اجتماعات منعقد ہوتے تھے جس میں قادیانی مسلمانوں کو شریک کرتے تھے تاکہ یہ اسلام ترک کر کے قادیانی بن جائیں حتیٰ کہ سر راہ مسلمانوں کو پکڑ کر یہ لوگ اپنے "بیت الخلافت" لے جایا کرتے تھے ان حالات کی روک تھام کے لئے راقم الحروف نے اس علاقے کی جامع مسجد کینٹ بازار ڈرگ روڈ کے خطیب مولانا عبدالجبار سے رابطہ قائم کر کے انہیں ان تمام حالات سے آگاہ کیا تو انہوں نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغین کو نماز جمعہ سے قبل "اسلام اور قادیانیت" کے مسئلے پر خطابات کی دعوت دی مسلسل چار سال یہ سلسلہ جاری رہا الحمد للہ اس علاقے کے مسلمانوں کو اس مسئلے اور اس کی نزاکت سے آگاہ کیا گیا چنانچہ مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ کینٹ بازار شارع فیصل کا قیام عمل میں لایا گیا اور خالد بشیر چوہدری کو اس کا امیر مقرر کیا گیا، تنظیم کے مبلغین نے اشاعت اسلام و رد قادیانیت پر مبنی لٹریچر اس علاقے کے ہر گھر میں فراہم کیا اور موقع بموقع علاقے میں پوسٹر بھی چسپاں کئے جاتے رہے ان مبلغین کی ان کاوشوں کی بدولت علاقے کے مسلمانوں میں تحریک تحفظ ختم نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور رد قادیانیت کا عظیم الشان مشن شروع ہوا یہ سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان نے مسلمانوں کے مطالبہ پر قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے ایک آرڈیننس بنام قادیانی آرڈیننس نمبر ۲۰ (امتناع و تعزیر) ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو جاری کیا، ۱۵ فروری ۱۹۸۵ء کو قادیانیوں نے اپنی ہٹ دھرمی کا ثبوت دیتے ہوئے اس آرڈیننس اور ان کے حق عبادت میں خلل انداز ہونے کی غرض سے اور اپنے آپ کو مسلمان اور اپنی عبادت گاہ کو مسلمانوں کی مسجد کے طور پر متعارف کرانے کی غرض سے راتوں رات اپنی عبادت گاہ کے صدر دروازے (MAIN GATE) کے اوپر دیوار پر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سنگ مرمر کی تختی پر لکھوا کر چسپاں کر دیا اور اپنی عبادت گاہ کی پچھلی دیوار پر جلی حروف میں کلمہ طیبہ لکھ دیا مجلس تحفظ ختم نبوت اور سواد اعظم اہلسنت پاکستان حلقہ کینٹ بازار شارع فیصل کراچی کے ممبران کو جب اس صورت حال کا علم ہوا تو انہوں نے فوری اقدام کرتے ہوئے اس علاقے کی تمام مساجد میں مسلمانوں کے احتجاج پر مبنی قرار دادیں منظور کرائیں نیز قانونی کاروائی کے طور پر فوری طور پر راقم الحروف نے شارع فیصل پولیس اسٹیشن میں اس واقعہ کے سدباب کے لئے تحریری طور پر رپورٹ کی جس پر فرض شناس ایس ایچ او شارع فیصل پولیس اسٹیشن جناب ارشد کمال گیلانی صاحب نے فوری لیگل ایکشن لیا اور قانونی مراحل طے کرنے کے بعد اسسٹنٹ کمشنر کراچی و ایسٹ ایس ڈی ایم طیر کی قیادت میں پولیس کی بھاری جمعیت کے ساتھ قادیانی عبادت گاہ پر ۲۱ فروری ۱۹۸۴ء کی شب چھاپہ مار کر قادیانی گروہ کینٹ بازار ڈرگ روڈ کے صدر ناصر احمد سمیت ۴۲ قادیانیوں کو قانون پاکستان کی خلاف ورزی کے جرم میں گرفتار کر لیا اور اس مقدمہ کا چالان ۱۸ مارچ ۱۹۸۵ء کو اسسٹنٹ کمشنر کراچی ایسٹ و ایس ڈی ایم طیر کی عدالت میں پیش کر دیا مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی جانب سے مسلمانوں کے قادیانیوں کے خلاف اسی مقدمے کی پیروی شفیق ایڈووکیٹ نے

ڈنمارک سے ایک خط

تحریر: فیروز ملک۔ ڈنمارک

• مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کوشش کون کرتا ہے؟

• مسلمانوں کو منافق فتنہ بازوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔

میں اکثر و بیشتر مذہبی کتب کے مطالعے کے لیے مرکز ثقافت اسلامی ڈنمارک کی لائبریری میں جاتا رہتا ہوں۔ یہیں پر آپ کے جریدے ختم نبوت کا مطالعہ بھی کیا اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آپ کا رسالہ ختم نبوت فتنہ قادیانیت سے محفوظ رہنے کے لیے جہاں کافی معلومات مہیا کرتا ہے وہیں یہ رسالہ قادیانیوں کے لیے زہر قاتل کی حیثیت سے کم نہیں ہے۔ مرکز ثقافت اسلامی ڈنمارک پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، مراکش، انڈونیشیا کے علاوہ دنیا کے تمام مسلمانوں کا نمائندہ ادارہ ہے اور اس ادارہ میں آنے والے ہر امام کو بے عزت کیا گیا ہے اب جبکہ مرکز ثقافت اسلامی کے موجودہ امام اپنی قابلیت اور دوررس نگاہوں سے ہر فتنہ پر قابو پا چکے ہیں تو اس کے باوجود ایک ہستی جس نے مرکز ثقافت اسلامی میں پچھلے دس برس سے نمازیں پڑھی ہوں اور یوں اچانک کوپن ہیگن کے دوسرے مرکز مسلم کلچرل انسٹی ٹیوٹ میں آنا جانا شروع کر دیا ہو تو ہمارے شک کو تقویت مل جاتی ہے جس کا ذکر ہم کرنے والے ہیں۔ اب ان صاحب کی نگاہ میں مسلم کلچرل انسٹی ٹیوٹ اعلیٰ و ارفع لیکن تمام خامیاں مرکز ثقافت اسلامی اور اس کے امام ہی میں در آئی ہیں ہمارے لیے احترام و تکریم دونوں مراکز کے لیے ہے لیکن فتنہ باز دو مرکزوں کے مسلمانوں میں غلط فہمیاں پیدا کر کے اپنے عزائم میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

غور فرمائیں۔ جب یہ صاحب مرکز ثقافت اسلامی میں آتے تھے تو ان کے خیالات ملاحظہ فرمائیں جو یہ لوگوں میں پھیلاتے رہتے تھے۔ ان صاحب کا نام ندیم ہے۔ ان کے والد قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سیکرٹری ہوا کرتے تھے ان کا نام ڈاکٹر نیاز تھا اور لاہوری قادیانی تھے جنہیں اہل لاہور کا بچہ بچہ جانتا ہے اب فوت ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر نیاز کے دو صاحبزادے ڈنمارک میں مقیم ہیں۔ یہ بھٹو کے بے حد شیدائی تھے لیکن جب بھٹو نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تو یہ بھٹو سے ناراض ہو گئے اور بھٹو کی پھانسی کے بعد مرکز ثقافت اسلامی میں ہر فرد کو کہتے سنے گئے کہ ہمیں بشارت ہو گئی تھی کہ بھٹو پھانسی لگے گا۔ ڈاکٹر نیاز قادیانی لاہور کے صاحبزادے ندیم لیبیا کی ایمبیسی کوپن ہیگن میں ڈرائیور ملازم تھے کسی وجہ سے نکال دیا ان کے ملازمت چھوڑ جانے کے ایک ماہ بعد ایمبیسی کی عمارت کے کسی کمرہ میں پرانی تاروں کے سرکٹ میں دھواں اٹھنے کی وجہ سے انہوں نے مرکز ثقافت اسلامی میں یہ افواہ پھیلا دی کہ، بشارت ہوئی تھی اور خواب میں پوری بلڈنگ جل رہی ہے اور کوئی بزرگ کہہ رہے ہیں ایمبیسی کو چھوڑ دو یہ اکثر اوقات غلام احمد کا نام منہ پر نہیں لاتے لیکن بزرگ ہی کہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے عقیدے کو چھپایا ہوا ہے۔ تیسری بات ۱۹۷۹ میں خانہ کعبہ پر مرتدوں کا قبضہ ہو گیا کافی جانی نقصان ہوا جو یہی صاحب مرکز ثقافت اسلامی میں نمازیوں کے کانوں تک کہتے ہوئے پائے گئے کہ ہمیں اس ایکشن کا پہلے سے پتہ تھا۔ مرکز ثقافت اسلامی میں الگ سیکشن خواتین کے لیے مقرر ہے خواتین میں ان کی بیوی بھی افواہ پھیلاتی ہوئی پائی گئی میری بیوی نے کہا کہ مسلمان ہونے کے ناطے اگر آپ پہلے بتا دیتی تو مسلمان خون ناحق اور رسوائی سے محفوظ ہو جاتا جنوبی افریقہ میں اسرائیل کی مدد سے مسلمانوں کے قبرستان پر قبضہ کرنے کی ناپاک منصوبہ بندی اور مقدمہ بازی سے جو رسوائی لاہوری گروپ کے قادیانیوں کے مقدر میں لکھی گئی ہے اسی موقع پر مرکز میں یہ بھی سنا گیا کہ مسلمان تو کافروں سے بھی ہمدردی اور رحم کا جذبہ رکھتے ہیں مرکز کے امام محمد ادریس ایک روز قادیانیوں کے موضوع پر مرکز ثقافت اسلامی میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بشارتوں اور فتنہ پروریوں پر تفصیلی بیان کر رہے تھے اس دن پروفیسر صاحب نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ مرزا غلام احمد کے جھوٹ کے پول کھولنے شروع کیے تو خدا کی قسم کھا کر یہ لکھتا ہوں کہ پوری مسجد میں موجود لوگوں میں سے ابھی دس منٹ ہی تقریر کو ہوئے تھے یہی صاحب مسجد سے اٹھ کر گھر چلے گئے پھر نہیں آتے اب انہی صاحب نے دس سال کے بعد کوپن ہیگن کے دوسرے مرکز مسلم کلچرل انسٹی ٹیوٹ جانا شروع

اخبارِ ختم نبوت

مرزا طاہر احمد کو خوف نے جکڑ لیا ہے

ان کے پاس ہر وقت مسلح پہریدار موجود رہتے ہیں

مانچسٹر (نمائندہ ختم نبوت) مرزا طاہر احمد اس وقت سخت سراسیمہ اور پریشان حال نظر آتا ہے ہر وقت اسے خدشہ رہتا ہے کہ کہیں کوئی اسلم قریشی کی صورت میں نمودار نہ ہو جائے۔ چنانچہ اپنے خطاب میں جو اپنے ہی لوگوں کے درمیان ہوتا ہے اس میں بھی اسکے چاروں طرف مسلح لوگ کھڑے رہتے ہیں جو اسکی حفاظت

باقی صفحہ ۲۴ پر

قائد ملت کو جس جلسہ میں شہید کیا گیا اس میں انہوں نے ظفر اللہ کی برطرفی کا اعلان کرنا تھا

قائداعظم کے جنازے میں عدم شرکت اور لیاقت علی خان کے قتل سے قادیانیت بے نقاب ہو چکی ہے۔ مجلس کے رہنماؤں کی پریس کانفرنس

کراچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی نائب امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰن مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور اسلام آباد کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا محمد عبداللہ صاحب نے بیگم رعنا لیاقت کے اس بیان پر جو انہوں نے قادیانیوں کی مبینہ زیادتیوں پر دیا غلط بیانی اور جھوٹ کا پلندہ قرار دیا ہے حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ جب سے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا اس وقت سے قادیانی جارحیت پر اترے ہوئے ہیں، مولانا محمد اسلم قریشی کا اغوا اور ان کا قتل ربوہ میں مولانا اللہ یار ارشد کو اغوا کرنے کی کوشش بخاری مسجد ربوہ کے امام کو زدوکوب کرنا اور ان کا دانت توڑنا، ساہیوال میں دو مسلمانوں کو شہید کرنا سکھر میں مسجد کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے بم پھینکنا جس سے دو مسلمان شہید اور متعدد زخمی ہوئے) میرپور خاص میں جان محمد رونکا جیسے وطنی میاں چوہدری نعمت اللہ کی شہادت کے واقعات کراچی نارتھ ناظم آباد سے ایک معصوم بچے انس احمد اور کنری میں دو مسلمان عورتوں کا اغوا یہ واقعات قادیانیوں کی نہ صرف جارحیت کا ثبوت ہیں بلکہ کھلی غنڈہ گردی ہیں انہوں نے کہا کہ اگر قادیانیوں نے بیگم رعنا سے یہ بیان دلوایا ہے تو انہوں نے تصویر کا صرف ایک ہی رخ پیش کیا ہے، اور اگر از خود انہوں نے یہ بیان چھپوا کر تقسیم کیا ہے تو یہ ان کی مسلم دشمنی اور قادیانیت نوازی کا بدترین مظاہرہ ہے جس کے ڈانڈے لیاقت علی خان کے قتل سے جا ملتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہید ملت لیاقت علی خان راولپنڈی کے جس جلسے میں شہید کئے گئے انہوں نے اس جلسہ میں کچھ اہم اعلانات کرنے تھے جن میں ظفر اللہ کی برطرفی کا اعلان بھی شامل تھا ان کا قتل ایک سیاسی سازش تھی جس کے نتیجہ میں ملک اسی افراتفری کا شکار ہوا کہ آج تک اس بھنور سے نہیں نکل سکا۔ چوہدری ظفر اللہ کی قائد اعظم کے جنازہ میں عدم شرکت اور لیاقت علی خان کے قتل سے قادیانیت بے نقاب ہو چکی ہے قادیانی ملک اور قوم دونوں کے غدار ہیں اس لئے ان پر کوئی مسلمان اعتبار نہیں کر سکتا

ہم امیر شریعت کے مشن کو زندہ رکھیں گے

لودھراں (نور محمد مجاہد) بروز بدھ بعد از نماز عشاء جناح ہال لودھراں میں مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کے زیر اہتمام یوم امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ منایا گیا۔ اجلاس کی صدارت جناب وائس چیرمین بلدیہ لودھراں حافظ واحد بخش صاحب نے کی اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی تلاوت کلام پاک جناب سید حضرت محمد اسمٰعیل شاہ کاظمی نے کی۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مبلغ جناب حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی نے حضرت امیر شریعتؒ کی سیرت پر روشنی ڈالی اور طویل مقالہ پڑھا جس کو عوام نے بہت پسند کیا اور بعض نے اس کو لفظ بہ لفظ نوٹ کیا اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب خطیب جامع مسجد ریلوے کالونی صدر وحدت اسلامی لودھراں نے حضرت امیر شریعتؒ کو خراج عقیدت پیش کیا انہوں نے کہا کہ حضرت امیر شریعتؒ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے مشن کے جرنیل اور تحریک آزادی کے نامور سپہ سالار تھے۔ انہوں نے تمام زندگی انگریز سے آزادی اور مرزائیت کی بربادی میں گزاری انہوں نے ہمیشہ ختم نبوت کے علم کو بلند کیا انہوں نے قابلیت کے دور میں مرزا بشیر الدین کو بیٹھے ماتم ہال امرتسر ۱۹۱۹ء میں شکست فاش

صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغین کی سرگرمیاں

ربوہ رنمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت

صدیق آباد (ربوہ) کے رہنما اور جامع مسجد محمدیہ کے امام قاری شبیر احمد عثمانی نے بتایا ہے کہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی ربوہ مورخہ ۲۴ ، ۲۵ اکتوبر بروز جمعرات جمعہ کو بڑی شان و شوکت سے ہو رہی ہے اس عظیم الشان کانفرنس کے جملہ انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں اور آئندہ ہفتہ کو حضرت الامیر مرشد العلماء حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور جماعت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری ان انتظامات کا جائزہ لیکر حتمی شکل دیں گے اور کانفرنس کے سلسلہ میں ایک اہم اجلاس بھی بلایا گیا ہے جن میں جماعت کے تمام فاضل مبلغین حضرات کے علاوہ فیصل آباد، جھنگ، سرگودھا، میانوالی، شیخوپورہ و دیگر اضلاع کے جماعتی راہنما بھی شرکت کریں گے۔ علاوہ ازیں ربوہ اور مضافات ربوہ اور قریبی اضلاع میں مجلس کے مبلغین مولانا خدا بخش صاحب خطیب ربوہ اور مولانا عبدالواحد صاحب کی سرپرستی میں تبلیغی دورے کر رہے ہیں۔ نیز اسلام آباد کے مبلغ مولانا عبدالرؤف صاحب جتوئی

بقیہ : ذکر و فکر

کہ آپ ہر نماز کے بعد نمازیوں کی جوتیاں سیدھی کیا کیجئے اور وضو خانہ کی نالی صاف کیا کیجئے۔

طالب اصلاح کو اپنے مصلح سے ایسا تعلق ہونا چاہیے جیسا کہ مریض کا طبیب سے تعلق ہوتا ہے چنانچہ اگر ضرورتاً طبیب کڑوی دوا تجویز کر دیتا ہے تو طبعی ناگواری کے باوجود معالج سے ناراض نہیں ہوتا بلکہ دوائے تلخ کو اپنے لئے مفید سمجھ کر حلق سے اتار لیتا ہے اور طبیب کا ممنون رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس مضمون کو شرف قبول عطا فرمائیں اور میری اصلاح کا ذریعہ بنائیں اور امت مسلمہ کے لئے اس کا نفع عام اور تام فرمائیں۔

صدارتی آرڈیننس کے بعد قادیانیوں کی سرگرمیوں میں جارحیت پیدا ہو گئی

کوئٹہ میں علماء کرام کا ختم نبوت کانفرنس اور اخباری نمائندوں سے خطاب

کوئٹہ کل پاکستان سہ روزہ ختم نبوت کانفرنس کے دوسرے روز علمائے قادیانیوں کی ملک کے خلاف بیرون ملک سرگرمیوں کی شدید مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے ملک سے باہر جانے پر پابندی عائد کی جائے مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعے گرفتار کر کے منگوایا جائے کل پاکستان سہ روزہ ختم نبوت کانفرنس کا اجلاس بعد نماز عشاء جامع مسجد مرکزی میں منعقد ہوا جس میں ہزاروں فرزندان توحید کے علاوہ صوبہ بھر سے آئے ہوئے سینکڑوں علماء کرام نے شرکت کی اجلاس کی صدارت امیر مجلس تحفظ حقوق اہل سنت مولانا عبدالباقی نے کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاری اجمل خان نے کہا کہ قادیانی شرپسندوں کا ٹولہ ہے جو ملک میں امن و امان خراب کرنا چاہتا ہے مسلمانوں کی رواداری سے ناجائز فائدہ اٹھایا جائے انہوں نے کہا کہ جب سے حکومت نے قادیانیوں کے بارے میں صدارتی آرڈیننس کا نفاذ کیا ان کی سرگرمیاں بڑھ گئیں اور اس میں جارحیت پیدا ہو گئی کیونکہ صدارتی آرڈیننس پر موثر طور پر عمل درآمد نہیں کیا گیا قادیانی کھلے عام شعائر اسلام کی توہین کر رہے ہیں اسلامی اصطلاحات استعمال کر رہے ہیں کلمہ طیبہ ان کی عبادت گاہوں پر تحریر ہے حکومت ان کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹوائے ورنہ مسلمان خود کارروائی پر مجبور ہو جائیں گے مولانا قاری اجمل خان نے کہا کہ ختم نبوت پر امت کا اجماع ہے چودہ سو سال میں ملت اسلامیہ نے کبھی کسی جھوٹے مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا اور ایسے جھوٹے افراد کو فی النار جہنم کیا حضرت ابوبکر صدیق نے سب سے پہلے اس مسئلہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے جہاد کیا اور مسیلمہ کذاب اور دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کو تہ تیغ کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عالمگیر دینی تنظیم ہے جو دنیا کے ہر گوشے میں اس فتنے کا مقابلہ کر رہی ہے مولانا محمد لقمان علی پوری نے اپنے مخصوص دلنشین انداز میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے جو دین کی اساس ہے اور عقیدہ ختم نبوت پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے جو ملک اسلام کے لئے حاصل کیا گیا یہاں پر اسلامی اصولوں کو پامال کیا گیا ناموس رسول کی توہین کی گئی لیکن حق پرستوں کی جماعت نے ہر جگہ دشمنان رسول کا تعاقب کیا انہوں نے کہا اس گئے گزرے زمانے میں ایشیا میں سب سے بڑی تحریک ختم نبوت ہے یہ تحریک نوے سال سے جاری ہے جس میں بیس ہزار سے زائد مسلمان شہید ہوئے لاکھوں قید ہوئے حضور کی ختم نبوت پر لاہور کے گلی کوچوں میں اسی ہزار مسلمانوں کا خون بہایا یہ اعداد و شمار سرکاری ہیں لیکن شہداء کی تعداد اس سے زیادہ ہے مولانا لقمان نے کہا کہ آج ہم ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں ہمارے اکابر نے ختم نبوت کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر دیں مولانا لقمان نے حکومت پر زور دیا کہ اگر مرزائیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ نہ مٹایا گیا تو مسلمان خود اس کلمہ کو مٹا دیں گے انہوں نے علماء پر ہونے والی بدسلوکی اور بے جا پابندیوں پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا کہ ان پر تو حکومت نے پابندی عائد کر دی ملتان سے روانہ ہونے پر بلوچستان کی حکومت باخبر تھی لیکن مرزا طاہر کے فرار کی حکومت کو اتنی خفیہ ایجنسیوں کے باوجود خبر نہیں ہوئی ممتاز عالم دین مولانا محمد عبدالقادر آزاد بھی کی نے بھی خطاب کیا مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ایک دینی اور تبلیغی جماعت ہے جس کا ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے اس کا طرہ امتیاز اتحاد بین المسلمین اور تردید مرزائیت ہے۔ انہوں نے اندرون اور بیرون ملک مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور کہا اہل ایمان پر فرض ہے کہ اگر کہیں بھی مرزائی تبلیغ کرتا ہوا نظر آجائے تو آپ مجلس کے دفتر اور کارکنوں کو اطلاع دیں۔ اگر کسی نے لاپرواہی برتی تو وہ گناہگار ہوگا۔ اطلاع ملنے پر مجلس کے رضاکار یا مبلغ نہ پہنچے تو روز محشر وہ حضور کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ انہوں نے تلقین کی کہ اتحاد وقت کی بڑی

ضرورت ہے۔ انہوں نے کانفرنس کے انعقاد میں تعاون کرنے پر دینی جماعتوں، جامع مسجد کی کمیٹی کے ارکان اور ضلعی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض صاحبزادہ حافظ حسین احمد نے انجام دیئے جبکہ مشہور نعت خواں سید رسول فریادی اور عبدالرحیم نے نظمیں پڑھیں۔ قاری شبیر محمد نے تلاوت قرآن پاک کی۔

بقیہ: مبلغین کی سرگرمیاں

بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سندھ کے مبلغ مولانا نذیر احمد صاحب بلوچ، ڈیرہ غازی خان کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل صاحب حکیم رحیم یار خان کے مبلغ مولانا حافظ احمد بخش صاحب قابل ذکر ہیں۔

ختم نبوت کا عالمی وفد اپنا دورہ مکمل کر کے وطن واپس پہنچ گیا

کراچی ختم نبوت کے عالمی وفد نے جو متحدہ عرب امارات کے مختلف شہروں کے دورے پر تھا اپنا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ دورے کے آخر میں وفد نے دبئی کا دس روزہ دورہ کیا۔ جہاں اہم شخصیتوں سے ملاقاتوں کے علاوہ متعدد ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا دبئی کے دورے کے بعد ختم نبوت کا عالمی وفد بدھ کے روز کراچی پہنچ گیا ہے وفد میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی شامل ہیں۔ دریں اثنا ختم نبوت کے عالمی مبلغ مولانا اللہ وسایا صاحب جو انگلینڈ کے دورے پر تھے اور اپنا دورہ مکمل کرنے کے بعد عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے سعودی عرب گئے وہ بھی اپنا دورہ مکمل کرنے کے بعد وطن واپس پہنچ گئے ہیں لندن میں مولانا اللہ وسایا نے عام جلسوں میں خطاب کے علاوہ تربیتی اجتماعات سے بھی خطاب کیا۔

قتل کا منصوبہ کیسٹ پکڑی گئی، دو قادیانی گرفتار، ان کے ساتھیوں کی تلاش

کیسٹ میں مولانا منظور احمد اور مولانا اللہ وسایا کے قتل کا منصوبہ اور صدارتی آرڈی ننس کا مذاق اڑایا گیا ہے

پولیس نے ربوہ کے دو قادیانیوں محمود عرف منا اور لطیف کو گرفتار کیا ہے جبکہ ان کے دیگر ساتھیوں کی تلاش جاری ہے تفصیلات کے مطابق مولانا اللہ یار ارشد خطیب مسجد احرار صدیق آباد (ربوہ) کو خفیہ ذریعے سے ایک کیسٹ دستیاب ہوئی ہے جس میں قادیانیوں نے مولانا منظور احمد چنیوٹی اور مولانا اللہ وسایا کے قتل کا منصوبہ پیش کیا ہے نیز اس میں مولانا اللہ یار ارشد کے اغوا اور ان پر قاتلانہ حملے کی داستان بیان کرنے کے علاوہ قادیانیوں سے متعلق صدارتی آرڈیننس کا مذاق اڑایا گیا ہے مذکورہ کیسٹ ایس ایس پی جھنگ اور ڈی ایس پی چنیوٹ کو پیش کر دی گئی ہے جس پر پولیس نے یہ کارروائی کی۔

مطابق ان کی اندرون خانہ جنگی کی صورت پیدا ہو چلی ہے ایک فریق امارت پر قبضہ کرنا چاہتا ہے مگر مرزا طاہر احمد ابھی امارت سے دستبردار ہونے کیلئے تیار نہیں۔ وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ سر ظفر اللہ خان قادیانی کے مرنے پر اور ان کی تدفین کے مسئلے پر دو گروپوں کا بڑا مقابلہ رہا۔ اور بالآخر مرزا طاہر نے بڑی مشکلوں اور منت سماجت کے بعد اپنی بات منوالی ہے مگر دوسرے فریق کے حامیوں کا کہنا ہے کہ یہ لاوہ کسی وقت بھی پھٹ سکتا ہے۔ مگر ہمارا کسی فریق سے بھی کوئی تعلق نہیں ہم تو دونوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد کی نبوت سے تائب ہو کر دین اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

جنرل عبدالمجید ندیم نے کہا کہ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہماری زندگی سے پہلے ہی حضرت امیر شریعتؒ فوت ہو گئے کاش کہ ہم بھی اس دور میں جوان ہوتے جس دور میں حضرت امیر شریعتؒ زندہ تھے تاکہ ان کے ذریعے ہم بھی مستفید ہوتے انہوں نے ڈم ڈم جیل کا ایک واقعہ سنا کر امیر شریعتؒ کو خراج عقیدت پیش کیا اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے جناب خواجہ عبدالمجید بٹ سیکرٹری پاکستان جمہوری پارٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ / لودھراں نے حضرت امیر شریعتؒ کے چشم دیدہ واقعات سنائے انہوں نے کہا کہ امیر شریعتؒ نے ہم پہ احسان کیا ہے کہ ہمیں سیدھے راستے پر گامزن کر گئے انہوں نے تاریخ قادیان کے واقعات سنائے حضرت امیر شریعتؒ کی قادیان تبلیغ کانفرنس کا ذکر کیا۔ آخر میں نور محمد مجاہد ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں اور اراکین ختم نبوت لودھراں نے عوام سے عہد کیا ہم ہمیشہ ہمیشہ حضرت امیر شریعتؒ کے مشن کو زندہ رکھیں گے۔

بقیہ: امیر شریعت کا مشن

دی اور حضرت امیر شریعتؒ نے لاہور کی انگریزی کورٹ عدالت میں فرمایا کہ انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے مرتد ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے یہ پہلے کہا ہے اب کہہ رہا ہوں اور ہمیشہ کہتا رہوں گا اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انجمن صحابیاں لودھراں کے سیکرٹری

بقیہ: مرزا طاہر کو خوف نے جکڑ لیا

پر مامور ہیں و یسے بھی تصویر بتاتی ہے کہ مرزا طاہر کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ اسکے آدمیوں پر بھی اب اسے بھروسہ نہیں رہا وہ ہر وقت پر کھلایا نظر آتا ہے۔ غیر مصدقہ اطلاعات کے

ایک اہم خوشخبری

حضرت مولٰینا غلام رسول فیروزی نے ردِ قادیانیت پر ایک اہم مضمون

التحقیق

فی

ختم النبوۃ وحیات المسیحؑ وظہور المہدیؑ

تحریر فرمایا ہے۔ اس مضمون کی خوبی یہ ہے کہ ہر مسئلہ مدلل اور سوال وجواب کے انداز میں ہے۔ انداز تحریر انتہائی شستہ اور دلچسپ ہے۔ مضمون کا پہلا حصہ ختم نبوت، دوسرا حصہ حیات مسیح علیہ السلام اور تیسرا حصہ ظہور مہدیؑ پر مشتمل ہے۔ مرزائی جو اعتراضات کرتے ہیں ان کا بھی پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے۔

قارئین ختم نبوت کیلئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ مولٰینا موصوف نے یہ مضمون ہفت روزہ ختم نبوت میں اشاعت کیلئے عنایت فرمایا ہے جسے ہم عنقریب شامل اشاعت کریں گے۔ قارئین جلد از جلد اپنی کاپی آج ہی سے محفوظ کرلیں۔ ایجنٹ حضرات بھی اپنی مطلوبہ تعداد سے فوراً دفتر کو مطلع فرمائیں۔ پھر نہ کہنا

ے ہمیں خبر نہ ہوئی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اپنے بھائی کو شبہ میں ڈالو نہ اس سے مزاح کرو نہ ایسا وعدہ کرو جس کے بعد وعدہ خلافی کرو۔ (بروایت ترمذی)

(اشتہار) منجانب :- ایک بندہ خدا

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

مسلم غازی

محمدِ مصطفیٰ

دین کی قوت کا مظہر ہیں محمدِ مصطفیٰ
ہم ہیں لہریں اور سمندر ہیں محمدِ مصطفیٰ

آئینے سب ہیں ہدایت کے رسولانِ سلف
اور ان آئینوں کا جوہر ہیں محمدِ مصطفیٰ

حضرتِ آدمؑ سے "تا عیسیٰؑ مقرب ہیں سبھی
سب سے افضل سب سے برتر ہیں محمدِ مصطفیٰ

ہیں چراغِ محفل کونین سارے انبیاء
اور ان سب میں اجاگر ہیں محمدِ مصطفیٰ

آخری تاجِ نبوّت اُن کو پہنایا گیا
تا قیامت، دیں کے رہبر ہیں محمدِ مصطفیٰ

ہیں ابھی توزینۂ معراج میں ختم الرسلؐ
اور ابھی عرشِ عُلا پر ہیں محمدِ مصطفیٰ

آسمانِ دینِ حق کے ہیں ستارے سب رسول
اُن میں اک مہرِ منور ہیں محمدِ مصطفیٰ

ہر نفس سے اور پسینے سے یہ ملتا ہے ثبوت
بوئے جنت سے معطر ہیں محمدِ مصطفیٰ

حسن آقا کی بیاں، مدحت میں غازیؔ کیا کروں
حاصلِ صد ماہ و اختر ہیں محمدِ مصطفیٰ